بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

# بدر

BADR – QADIAN

منتظر خوشباش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ و السلام مطابق ۲۶ جون و ۵ جولائی ۱۹۰۶ء

نمبر ۲۶-۲۷ / ۲۸

سلسلہ القدیم جلد ۵

بروز جمعرات

چہ لوہم یا تو گر آئی چہا قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی


## شرح قیمت اخبار بدر

الیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو چار پرچے اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵ـــہ

معاونین درجہ دوم جن کو چار پرچے اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۱۲

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۳ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے ان سے بحساب بعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

[illegible] ... عـہ ... افریقہ ... ـہ صہ منیجر

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یکقدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

## دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

---

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں کہ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہٗ و رسولہ ۳ بار۔

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ ربی انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## فہرست مضامین



بدر مسیح
۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۲- جولائی ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ وحی

ماہ جولائی ۱۹۰۶ء

۱- ادعونی استجب لکم۔

ترجمہ- مجھ سے دعا مانگ میں قبول کروں گا

(۲) انی مع الافواج اتیک بغتۃ۔

ترجمہ- میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤں گا

شب ماقبل ۹- جون ۱۹۰۶ء- میرا لڑکا مبارک احمد عمرہ کی شدت عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھا اور شدت خارش میں اپنے بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا اور نیند نہیں آتی تھی- اور سخت اضطراب اور گھبراہٹ تھی۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی۔ ابھی میں دعا میں مشغول ہی تھا کہ کشفی حالت مجھ پر طاری ہو گئی اور دیکھا کہ مبارک احمد کے بستر پر چھوٹے چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور ہیں اور اس کو کاٹ رہے ہیں تب ایک شخص نے وہ سب جانور بستر پر سے اٹھا کر ایک چادر میں باندھ دئے اور کہا کہ ان کو پھینک دو۔ پھر کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا آرام میں آگیا اور تکلیف کا نام و نشان نہ رہا اور آرام سے سو گیا اور صحت یاب ہو گیا

فالحمد للہ علی ذالک

## معذرت

معزز ناظرین- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ- اخبار بدر دو ہفتہ غیر حاضر رہا- جس کی وجہ کسی قدر پرچہ ۲۵ میں عرض کی گئی تھی اور بعض اور وجوہات بھی ہوئے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں ان دو پرچوں کی کمی پوری کرنے کے واسطے تین چار ہفتوں کے اخبارات میں زائد صفحے بڑھائے جائیں گے چنانچہ یہ پرچہ بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ پر شائع ہوتا ہے- ایسا ہی بعض وجوہات اس قسم کے پیدا ہوتے رہے ہیں کہ گذشتہ چند پرچوں میں ترتیب مضامین کی طرف کافی توجہ نہیں ہوئی اور نیز کثرت اشتہارات کے سبب بعض اشتہار متن میں آگئے- چونکہ کارخانہ کا مطبع یعنی چھاپنے والی کل ایک ہی ہے- اس واسطے زائد اوراق لگانے کا انتظام جلدی سے نہ ہو سکتا تھا اور بعض دوستوں کو شکایت کا موقعہ ملا- لیکن اب ان سب باتوں کا انتظام کیا گیا ہے- اشتہارات کے صفحے جدا کر دئے گئے ہیں وہ متن میں نہیں آئیں گے اور مضامین کی طرف بھی خاص توجہ کی گئی ہے- البتہ کاغذ کے واسطے بہ سبب سودیشی کے بہت عمدہ انتظام نہیں ہو سکا- یعنی چکنا کاغذ نہیں ملا- تاہم میں اس کوشش میں ہوں کہ اگر چکنا تھوڑا ہی مل جاوے- تو کم از کم الہامات ڈائری اور درس قرآن کے واسطے چکنا کاغذ استعمال کیا جائے اور باقی مضامین کے واسطے یہی کاغذ ہے- امید ہے کہ معزز ناظرین یہ چند روزہ بے قاعدگی کارخانہ کو معاف کریں گے- کاغذ کے واسطے میں نے ایک معزز دوست میر منشی محمد مقبول صاحب کی معرفت بہت کوشش کی کہ لکھنؤ سے اکٹھا مل جاوے مگر باوجود منشی صاحب کی بہت سعی کے کارخانہ لکھنؤ پیپر نے عذر کیا کہ بہ سبب سرکاری کام کے ہم کئی ماہ تک آپ کو کاغذ نہیں دے سکتے-

منیجر

**درس قرآن شریف**- سورہ فتح کی تفسیر جو بدر میں لکھی جاتی تھی پوری ہو چکی ہے اور اب میں نے سوچا ہے کہ آخری پارہ قرآن شریف کا پڑھنے میں بہت آتا ہے- ہر نماز میں عموماً آخری پارہ کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں- لیکن اس پارہ کی کوئی تفسیر اپنے سلسلہ میں کسی نے شائع نہیں کی- لہذا بدر میں آخری پارہ کی تفسیر شروع کی جائے گی اور ہر پرچہ میں دو صفحے صرف تفسیر کے واسطے خاص کئے جاویں گے جو وقت ضرورت علیحدہ بھی ہو سکیں گے یہ تفسیر انشاء اللہ اگلے نمبر سے شروع ہو گی-

## اخبار قادیان

۱- حضرت اقدس کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تین چار روز سے نماز ظہر و عصر کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لا سکتے ہیں- آپ کی خدمت میں ایک پادری صاحب کا خط آیا ہے جو ظاہر کرتے ہیں کہ محض حضور کی تعلیم کے ذریعہ سے ان پر عیسوی مذہب کا بطلان ثابت ہو گیا ہے-

۲- حضرت مولوی نورالدین صاحب کا درس قرآن شریف حسب معمول مسجد اقصیٰ میں روزانہ ہوتا ہے-

۳- مدرسہ تعلیم الاسلام بتقریب موسمی تعطیلات کے ۱۵- جولائی کو اکیس یوم کے واسطے بند کیا جاوے گا-

**دعا مدد**- چونکہ اس خاکسار کا سالانہ امتحان پولیس ٹریننگ سکول عنقریب ہونیوالا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ بذریعہ اخبار گوہر بار بدر کے احمدی احباب سے درخواست دعا کامیابی کرا دیں- عین عنایت ہو گی

خاکسار قطب الدین احمد احمدی ڈپٹی انسپکٹر لائن پولیس پٹیالہ

# ڈائری

## القول الطیب

ایک فرقۂ مذہبی کا ذکر آیا کہ وہ صرف چند باتوں کے ترک پر زور دیتے ہیں اور بس۔ فرمایا۔ یہ تعلیم ناقص ہے صرف ترک سے وصول نہیں ہوتا کیونکہ ترک مستلزم وصول نہیں۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور گورداس پور نہیں جانا۔ صرف اتنے سے کہ وہ گورداس پور نہیں گیا۔ یہ امر حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ لاہور پہنچ گیا ہے۔ ترک معاصی اور شے ہے۔ اور نیکیوں کا حصول اور قرب الٰہی دوسری شے ہے۔ عیسائیوں نے بھی اس معاملہ میں بڑا دھوکا کھایا ہے۔ اور اسی واسطے انہوں نے کفارہ کا غلط مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ یسوع کے پھانسی ملنے سے ہمارے گناہ دور ہو گئے۔ اول تو یہ بات ہی غلط ہے۔ کہ ایک شخص کا پھانسی ملنا سب کے گناہ دور کر دے۔ دوم اگر گناہ دور بھی ہو جاویں۔ تو صرف گناہ کا موجود نہ ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے۔ بہت کیڑے مکوڑے اور بھیڑ بکریاں دنیا میں موجود ہیں۔ جن کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کے مقربوں میں سے نہیں شمار ہو سکتے اور ایسا ہی کثرت سے اس قسم کے [illegible] لوگ موجود ہیں۔ جو کوئی گناہ نہیں کرتے نہ چوری نہ زنا نہ جھوٹھ نہ بدکاری نہ خیانت لیکن ان گناہوں کے نہ کرنے کے سبب وہ مقربان الٰہی میں شمار نہیں ہو سکتے۔ انسان کی خوبی اس میں ہے۔ کہ وہ نیکیاں اختیار کرے اور خدا کو راضی کرنے کے کام کرے اور معرفت الٰہی کے مدارج حاصل کرے۔ اور روحانیت میں ترقی کرے اور ان لوگوں میں شامل ہو جاوے۔ جو بڑے بڑے انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے واسطے قرآن شریف میں دونوں باتوں کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک ترک گناہ اور دوم وصول قرب الٰہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ابرار کی دو صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ کافوری شربت پیتے ہیں۔ جس سے گناہوں کے جوش ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور پھر زنجبیلی شربت پیتے ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے راہ میں مشکل گھاٹیوں کو طے کرتے ہیں وہ آیت کریمہ اس طرح سے ہے

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا۔ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا۔ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا۔

ایسے لوگ جو خدا میں محو ہیں۔ خدا نے ان کو وہ شربت پلایا ہے۔ جس نے ان کے دل اور خیالات اور ارادات کو پاک کر دیا۔ نیک بندے وہ شربت پی رہے ہیں۔ جس کی ملونی کافور ہے وہ اس چشمہ سے پیتے ہیں۔ جس کو وہ آپ ہی چیرتے ہیں اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کفر دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور جب دل ان نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جاوے اور کچھ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں۔ تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ خدا تعالیٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف کامل طور سے جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں اور ایسے خدا کی طرف جھکے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلی مادوں کو دبا دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ لوگ اس کافوری پیالہ کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہیئے۔ کہ زنجبیل دو لفظ سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے اور زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنے یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا اب جاننا چاہیئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلیٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلی مواد کا جوش نکلی جاتا رہتا ہے۔ اور خطرناک مادوں کا جوش رو باصلاح ہو جاتا ہے اور سمی کیفیت کا حملہ بخیر و عافیت گذر جاتا ہے اور ایک [illegible] طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ابھی مردہ کی طرح افتان و خیزاں چلتا ہے۔ اور دوسری وہ حالت ہے کہ جب اصل صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں طاقت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ بلا تکلف پہاڑ کے اوپر چڑھ جاوے اور نشاط خاطر سے اونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جاوے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ حالت میسر آتی ہے ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالیٰ آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے۔ کہ انتہائی درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پا کر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا کی راہ میں حیرت ناک جانفشانیاں دکھلاتے ہیں۔

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے۔ جسے ہندی میں سونٹھ کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے۔ اور ایسی گرمی پہونچاتی ہے۔ جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔ ان متقابل آیتوں کے پیش کرنے سے جن میں ایک جگہ کافور کا ذکر ہے اور ایک جگہ زنجبیل کا خدا تعالیٰ کی یہ غرض ہے کہ تا اپنے بندوں کو سمجھائے کہ جب انسان جذبات نفسانی سے نیکی کی طرف حرکت کرتا ہے تو پہلے پہل اس حرکت کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے۔ کہ اس کے زہریلے مواد نیچے دبائے جاتے ہیں اور نفسانی جذبات رو بکمی ہونے لگتے ہیں جیسا کہ کافور زہریلے مواد کا جوش بالکل جاتا رہے گا۔ اور ایک کمزور صحت جو ضعف کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ حاصل ہو جاتی ہے۔ تو دوسرا مرحلہ یہ ہے۔ کہ وہ ضعیف بیمار زنجبیل کے شربت سے قوت پاتا ہے اور زنجبیلی شربت خدا تعالیٰ کے حسن و جمال کی تجلی ہے۔ جو روح کی غذا ہے۔ جب اس تجلی سے انسان قوت پکڑتا ہے تو پھر بلند اور اونچی گھاٹیوں پر چڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے اور خدا کی راہ میں ایسی حیرتناک سختی کے کام دکھلاتا ہے کہ جب تک یہ عاشقانہ گرمی کسی کے دل میں نہ ہو ہرگز ایسے کام دکھلا نہیں سکتا۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جگہ ان دو حالتوں کے سمجھانے کے لئے عرب زبان کے دو لفظوں سے کام لیا ہے۔ ایک کافور جو نیچے دبانے والے کو کہتے ہیں اور دوسرے زنجبیل جو اوپر چڑھنے والے کو کہتے ہیں۔ اور اسی راہ میں یہی دو حالتیں سالکوں کے لئے مقرر ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# حربۂ آسمانی

## نمبر ۱

آج میری نظر سے ایک رسالہ الموسوم بہ "ابطال مرزا یعنی ضربت عیسوی" جو بجواب چند مضامین ریویو آف ریلیجنز سنہ ۱۹۰۲ء عیسائیوں کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔ گزرا۔ یہ اُن اباطیل کا مجموعہ ہے جو عیسائی رسالہ "ترقی" میں ماہوار چھپتے رہے تھے۔ راقم ان ہفوات کا مسٹر اکبر مسیح کنتری عیسائی ہے۔ یہ شخص برخلاف[1] تعلیم انجیل مصنوعی کے اپنے رسالہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ السلام پر مُنہ آیا ہے اور نہایت گندہ دہانی سے نجاست پر منہ مار مار کر مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی ہیں ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس کی لغویات پر تعاقب کریں گے اور بعض مواضع میں اگر ناظرین کچھ مرارت پاویں جو لازمہ حق گوئی ہے تو حسب تعلیم خاتم الکتب کامل و مکمل قرآن مجید "جزاء سیئة سیئة مثلها" کے مطابق جانیں میں بہت شائق تھا۔ عیسائیوں کی اس گفتگو کے سننے کا جو عدم مصلوبیت مسیح ابن مریم کے قاہرانہ دلائل کے بارہ میں بمقابلہ کاسر الصلیب قاتل الدجال حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے احمد مسیح نابینا مشہور واعظ و لکچرار و بقول اخبار نور افشاں لدھیانہ احسن الناظرین۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سے بالمشافہ پانچ ہفتہ تک اس صلیبی موت مسیح میں گفتگو کی تھی جس کا مفصل تذکرہ الحکم میں پے درپے شائع ہوتا رہا ہے۔ احمد مسیح نے ہمارے مقابلہ میں سگ زردکی تے چاٹ کر لبراور شغال بن کر سے الف میم کے کاسہ لیسی سے جان چھڑانی چاہی تھی مگر شیر کے پنجہ سے مخلصی محال ناچار آپ نے سر جلسہ بکر سٹھ ہال میں اقرار کر لیا کہ "اگر میں ہار گیا تو کیا ہوا میری قوم تو نہیں ہار گئی" اس پر اس خادم مسیح الزمان علیہ السلام نے نابینا واعظ سے یہ کہا۔ ؎

تم احمد مسیح اپنی ہمت نہ ہارو
ذرا دل کو مضبوط رکھو برادر
رہائی کی اپنی کوئی راہ سوچو
اب اکبر مسیح کو بلاؤ یہاں پر
اسے ساتھ لے کر علی قدر طاقت
لگا دست زور پھر دونوں مل کر
مگر جان لو یہ نہ کچھ کر سکو گے
نہ موت صلیبی کا اُٹھے گا چھپر
تمہاری خزاں کے وہ دن آ گئے ہیں
جو اس باغ کیواسطے تھی مقدر

مگر افسوس بیچارے نابینا نے اپنے بھائی کو اس میدان کا مرد نہ سمجھ کر ہماری اس دعوت کو قبول نہ کیا۔

بعد اس مناظرہ نابینا کے مجھے اکبر مسیح کے رسالہ ابطال مرزا کے دیکھنے کا بنظر تعمق بہت وقت ملا۔ اور میں نے اس کو خوب غور سے کئی بار دیکھا۔ الّا دلائل سے معرّا علمیت سے بے بہرہ انسانیت سے کورا مجذوبوں کے بڑ کی طرح خبط بے ربط اور شیطان کی آنت کے مانند پیچ در پیچ پایا۔ ہماری دانست میں یہ رسالہ خود اپنی تردید تھا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایسی لچر تحریر کی جس کو مسلمان اور یہود بھی مردود مانتے ہیں کچھ پرواہ نہیں کی تھی جس سے شاید آپ کا دماغ کبر و نخوت سے متعفن ہو کر بدبو پھیلانے لگا۔ اس لئے ہم تمہارا یہ بے بنیاد مکان بھی مسمار کئے دیتے ہیں لو اپنی دونوں آنکھیں کھول کر نہیں اپنی ایک ہی آنکھ کھول کر خوب دیکھ لیجئے کہ آپ کے بزعم خود سنگین محل کو یہ ناچیز احمدی ایک ہی حربۂ آسمانی سے کیسے زمین سے ملائے دیتا ہے۔ ہر ایک مسئلہ پر جداگانہ مضمون لکھکر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی انتہائی سر توڑ کوشش کو بے سود ہونا بذریعہ اخبار بدر ثابت کیا جائیگا۔ آج بحول اللہ و قوتہ آپ کے رسالہ کے صفحہ ۸۸ سے ۱۰۰ تک کا جواب لکھتا ہوں اور اس سلسلہ میں صرف نفس مطالب اصل مابہ النزاع پر خامہ فرسائی کروں گا طول بے معنی اور لغا ئر لایعنی سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ آپ کی پہلی کوشش ان صفحات بالا میں اس پر صرف ہوئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے تعین مدت صلیب میں دانستہ کذب سے کام لیا ہے جس کے ثبوت میں نہایت عرق ریزی سے چند اقوال حضرت مسیح موعود کے ریویو اور ازالہ اوہام سے پیش کر کے ان کا تناقض دکھلایا ہے۔ جو آپ کی قصور بصیرت کا پورا ثبوت ہے۔ پہلے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔

**نصرانی** "مرزا صاحب نے مسیح کے صلیب پر رہنے کی مندرجہ ذیل مدت بیان کی ہے جو نہایت لغو ہے" ملخصاً

(۱) مسیح تین گھنٹہ صلیب پر رہا۔ (۲) تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اُتارا گیا (۳) قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہا (۴) نہایت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہا (۵) چند منٹ میں ہی صلیب سے اُتار لیا۔

**احمدی** قبل اس کے کہ یہ اقوال باہم مخالف ہیں یا نہیں۔ پہلے میں آپ کے الہامی کتب انجیل اربعہ کے چند ذیل مقامات پیش کر کے پوچھوں گا [illegible] اختلاف اقوال مسیح نہیں [illegible] اور عرض کروں گا۔

(۱) گلیل عورتوں نے پیچھے پیچھے جا کر اس قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ اس کی لاش کس طرح رکھی گئی ہے اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا" لوقا ۲۳ ۵۵-۵۶

(۲) جب سبت کا دن گذر گیا تو مریم مگدلینی مریم اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں" مرقس ۱۶ ۱

لوقا کہتا ہے کہ جمعہ کے روز قبر کو دیکھکر بعد اس کے انہوں نے خوشبودار چیزیں تیار کیں اور مرقس کا بیان ہے کہ ہفتہ یعنی سبت گذر جانے کے بعد خوشبودار چیزیں مول لیں" اگر مسیح بتلا دیں کیا مرزا صاحب کے اقوال ایسے ہی مختلف ہیں جیسا کہ الہامی انجیل؟

(۱) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) مریم مگدلینی تڑکے اندھیرا ہوتے ہی قبر پر آئی" یوحنا ۲۰ ۱

(۲) ہفتہ کے پہلے دن (اتوار) بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئیں" مرقس ۱۶ ۲

یوحنا مریم کا تنہا جانا تڑکے اندھیرے میں لکھتا ہے اور مرقس تین عورتوں کا سورج نکلتے قبر پر جانا کہتا ہے" یہ اختلاف الہام میں کیسا ہے؟

(۱) مریم مگدلینی نے قبر پر آکر پتھر کو قبر سے ٹالا ہوا دیکھا" یوحنا [illegible]

(۲) مریم مگدلینی اور دوسری مریم اور سلومی نے قبر پر جا کر پتھر کو ڈھلکا ہوا دیکھا" مرقس ۱۶ ۴

(۳) ان عورتوں نے قبر پر جا کر پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا" لوقا ۲۴ ۲

(۴) سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن ...... مریم مگدلینیہ اور دوسری مریم قبر پر آئیں تو دیکھا زلزلہ آیا اور فرشتے نے آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اس پر بیٹھ گیا ...... فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو" متی ۲۸ ۱-۲

لوقا کئی عورتوں کا اور متی صرف دو مریم کا قبر پر جانا لکھتا ہے اور یوحنا۔ مرقس۔ لوقا۔ عورتوں کے جانے سے پہلے پتھر کا قبر سے ڈھلکا ہوا ہونا ظاہر کرتا ہے اور متی دو مریم کے سامنے فرشتے اور زلزلہ کا آنا اور فرشتے

[1] پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو اور جو تمہیں دکھ دیں ستاویں ان کے لئے دعا مانگو متی ۵ ۴۴ پھر ہر کوئی جو میری یہ باتیں سنتا ہو پر عمل نہیں کرتا وہ بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہریگا جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہ اتری سے گر پڑا متی ۷ ۲۶ الزام مت لگاؤ تا تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ کیونکہ جو الزام تم لگاتے ہو وہی تم پر لگایا جاویگا اور جس ناپ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے واسطے ناپا جائیگا متی باب ۷ آیة ۱-۲

کا پتھر کو ڈھلکا یا الہامی غلطی

(۱) سفید مرقس (۲) دو فرشتوں (۳) (کوئی) حیران تھیں تو ہمارے پاس (۴) مریم مگدلیہ نے آسمان سے سفید تھی متی مرقس کہتا۔ جوان کو سفید پوشاک مریم نے جھک کر اس نے مریم کا اندر کو قبر میں جا کر سب عو کہ ہر دو شخص ان کے فرماتے ہیں کہ ہر دو مریم نے

نا بیان کرتا ہے۔ شاید یہ ایک دفعہ کا واقعہ نہو ہے؟

۔ دو مریم اور سلومے نے قبر میں جا کر ایک جوان کو پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے دیکھا اور گھبرا گئیں ہ کا

راندلینے نے قبر پر روتے ہوئے جھک کر نظر کی تو سفید پوشاک میں سرہانے پائنتی دیکھا یوحنا ۲۰/۱۲ ۔ نے قبر کے اندر جا کر مسیح کی لاش نہ پائی تو ) کہتی ہیں کہ دو شخص براق پوشاک پہنے ہوئے مرے ہیں" لوقا ۲۴/۴

دو دوسری مریم نے دیکھا کہ زلزلہ آیا اور ایک فرشتے اتر کر پتھر ڈھلکا کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی پوشاک ۲۸/۳

ہے کہ تینوں عورتیں قبر کے اندر گئیں تو ایک شخص کے پہنے دیکھا یوحنا کا بیان ہے کہ صرف دیکھا۔ تو دو فرشتے بیٹھے دکھائی دئے نہیں مانا اور لوقا کا اظہار ہے مسیح کو نہ پایا تو حیرانی میں تھیں ے نظر آئے۔ متی صاحب نے فرشتے نے آسمان سے اتر کر پتھر پر ڈیرا جما یا نہ مریم قبر میں اتریں نہ فرشتے نے قبر کو دیکھا۔ سب فرماتے۔ اس سے زیادہ اختلاف کیا ہو گا کہیں قبر میں ایک جوان نظر آتا ہے کہیں دو شخص کبھی وہ بیٹھے کبھی کھڑے پہلے سے حاضر ہوتے ہیں گاہے سامنے تشریف لاتے ہیں۔ کیوں جی مسٹر اکبر مسیح ان گواہیوں کی شہادت پر مسیح کو پھانسی دیا جاتا ہے؟

(۱) سب سے پہلے وہ مریم مگدلیہ کو ملا" مرقس ۱۶/۹

(۲) مریم کو قبر پر جبکہ وہ فرشتوں سے باتیں کر رہی تھی ملا" یوحنا ۲۰/۱۴

(۳) مریم مگدلینا اور دوسری مریم کو جبکہ وہ قبر سے واپس شاگردوں کو خبر دینے آ رہی تھیں ملا اور ان کو سلام کہا۔ انہوں نے اس کے پاس آکر قدم پکڑے سجدہ کیا" متی ۲۸/۹

مرقس اور یوحنا کہتے ہیں کہ مسیح قبر سے اٹھ کر سب سے پہلے صرف مریم کو ملا۔ اور ملاقات بھی قبر پر ہی ہوئی۔ متی کا بیان ہے کہ ہر دو مریم کو ملا جبکہ وہ قبر سے واپس جا رہی تھیں اور ان کو سلام بھی مسیح نے کیا۔ لوقا کسی کا ملنا ان میں سے نہیں لکھتا۔ اکبر مسیح صاحب بتلادیں کہ وہ مریم کو یا ہر دو مریم کو قبر پر ملا یا راستے میں باغبان کے بہروپ میں کیوں تھا؟ شاید جلالی لباس کی وجہ سے ہو گا ہم کو بیان ملہمان اناجیل آپ کا قول مندرجہ صفحہ ۹ "جو کچھ اوپر بتا ہونا چھوٹے بچوں اچھوں ہی کا سرہنا ہے" زبان حال سے پڑھتے ہوئے سنائی دیتے ہیں "ایک جوان" لکھا یہ لغو تھا "دو شخص" لغو تر تھا اور پھر "ایک فرشتہ" لغو ترین تھا نہیں ہم بھول گئے۔ مصنفان اناجیل کی لغویت مبالغہ سے بھی بڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں "پھر اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ کتابیں دنیا میں نہ سما سکتیں۔ یوحنا ۲۱/۲۵

الہامی اختلافوں کے بعد آپ کے مفسرین کا اختلاف بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔ دیکھو خزانۃ الاسرار تفسیر انجیل متی۔ مصنفہ پادری ارکلارک۔ و مولوی عماد الدین مطبوعہ ۱۸۷۵ء لودیانہ مشن پریس۔

(۱) کیونکہ جمعہ کو بعد زوال کے قریب عصر کے تھا وہ دفن ہوا اور اتوار کو علی الصباح جی اٹھا" صفحہ ۲۱۶

(۲) پھر نو گھڑی یعنے تیسرے پہر اس کو یوسف نے دفن کیا" صفحہ ۵۴۴

(۳) پس وہ مصلوب ہوا تھا جمعہ کے روز چھ بجے شام سے پیشتر" صفحہ ۵۰۶

دیکھئے پہلے "قریب عصر" دفن ہونا مانا پھر کہا "نو بجے" آخر "چھ بجے شام سے پیشتر" پھر قطعی حکم لگا دیا۔ یہ اقوال اس جگہ بغرض اظہار اختلاف نقل کئے ہیں۔ آگے چلکر ہم نے آپ کے ابطال میں بھی ان کو درج کرنا ہے۔ ابھی سے نہ ڈر جانا۔ مفسرین کے اختلاف کے بعد خود بدولت کا بھی اختلاف نقل کرتا ہوں۔ حضرت اقدس کے اقوال میں جو اختلاف آپ کو نظر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اپنے عیسائی منطق سے اس کو سمجھ لیجئے گا۔

(۱) "پس معلوم ہوگیا کہ صلیب دئے جانے سے جان دینے تک چھ گھنٹے سے بھی زیادہ مدت گذر چکے تھے۔ رسالہ ابطال مرزا صفحہ ۹۹

(۲) مسیح نے ... پورے چھ گھنٹے رہکر جان دی" صفحہ ۱۰۱

(۳) نو گھنٹے سے زائد مدت مسیح صلیب پر رہا" صفحہ ۱۰۱

(۴) پورے نو گھنٹے صلیب پر لٹک چکے" صفحہ ۱۰۱

کتنی مدت مسیح نے صلیب پر رہ کر جان دی۔ پہلے تو لکھا "نو گھنٹے سے زیادہ" پھر کہا "پورے ۹ گھنٹے" جان دینے کا وقت لکھا "چھ گھنٹے سے بھی زیادہ" پھر اس کی اصلاح کی۔ "پورے ۶ گھنٹے" بیان کئے اور ترقی بیان تک فرمائی کہ اگر صلیب دیتے دیتے ہی مر جاتے۔ تو تعجب نہ تھا کیونکہ آپ نیم مردہ تو پہلے ہی ہو چکے تھے" صفحہ ۱۰۱

اب ہم آپ کے مزعومی اختلاف کو جو مرزا صاحب علیہ السلام کے اقوال میں نظر آتا ہے۔ مطابق کر کے دکھلاتے ہیں۔ سنئے

**نصرانی** پہلے تو مرزا نے مسیح کا تین گھنٹے صلیب پر رہنا مانا صفحہ ۹۴ پھر کہا کہ تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا۔ جلد اول صفحہ ۳۴۲ اور بالآخر زیادہ سوچ سمجھ کر آپ نے اصلاح کی۔ اور مسیح کے صلیب پر نہایت تھوڑے عرصہ رہنے پر قطعی حکم لگا دیا" صفحہ ۱۹۲

**احمدی** مرزا صاحب علیہ السلام نے ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ فروری ۱۹۰۲ء جلد نمبر ۲ کے صفحہ ۵۴ سطر ۳ و ۴ میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہکر نہ مرنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے" اور ریویو جلد اول بابت ۱۹۰۲ء اگست کے پرچے کے صفحہ ۳۴۳ سطر ۱۳ و ۱۴ میں یہ لکھا ہے۔ کہ "اصل حقیقت صرف اس قدر ہے کہ وہ صلیب پر مرا نہیں۔ واقعات صاف گواہی دیتے ہیں۔ کہ مرنے کی کوئی بھی صورت نہیں تھی۔ تین گھنٹے کے اندر صلیب پر سے اتارا گیا۔ اور پرچہ مئی ۱۹۰۳ء جلد دوم کے صفحہ ۱۹۲ سطر ۱۱ و ۱۲ میں رقم فرمایا ہے۔ کہ "ان کے علاوہ مسیح کا صلیب پر نہایت تھوڑا عرصہ رہنا۔ اور صلیب کے بعد کے واقعات سے ...... اور کوئی نتیجہ نکالا ہی جا سکتا کہ مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرا" ان تین جملوں کو کہ "مسیح کا تین گھنٹہ صلیب پر رہنا" اور "تین گھنٹہ کے اندر صلیب پر سے اتارا جانا" اور "نہایت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہنا" کذب کہنا اکبر مسیح جیسے کاذب عیسائی ہی کا کام ہے۔ جو مجموعہ اکاذیب اناجیل کا پیرو ہے۔ کیا تین گھنٹہ کو تھوڑا عرصہ کہنا یا تین گھنٹہ کے اندر اس واقعہ کا پورا ہونا لکھنا بھی کوئی جھوٹ میں داخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ اکبر مسیح کا چھ ورق میں اثبات موت مسیح کا مضمون لکھنا۔ یا چھ ورق کے اندر اس مضمون کو ختم کر دینا۔ یا چند اوراق میں اس مضمون کو بیان کرنا" کمزوری کی دلیل ہے تو ان ہر سہ اقوال کو جھوٹ کہنا اپنی بدحواسی کا اقرار کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا یہ جھوٹ نہیں ہے بالکل صحیح ہے۔ جیسا کہ ہم ان کی شہادتیں مسلمہ نقل کر کے ثابت کریں گے۔ فانتظر۔

**نصرانی** پھر اس سخن کی بھی اصلاح کی اور کہا کہ قریباً دو گھنٹے سے بھی کم وقت رہے۔ صفحہ ۹۴

**احمدی** اس قول کے کرنے میں آپ نے عیسائی اصول مذہبی کا ثبوت بھی علاوہ جہالت کے دیدیا ہے دیکھو ریویو جلد ۲ نمبر ۲ کا صفحہ ۹۴ سطر ۱۷ جس میں لکھا ہے "نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔ اسمیں "سے بھی کم" نہیں لکھا محرف نے دو گھنٹہ تک کو "دو گھنٹے سے بھی کم وقت" نقل کیا۔ جو سراسر بددیانتی ہے۔ ہمارے پاس اس وقت

# اخبار کے مشکلات

اخبار کا جاری کر لینا آسان - پر چلانا مشکل ہے - اور بند کر دینا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے - جاری کرنا تو اس واسطے آسان معلوم دیتا ہے - کہ پرانے اخباروں کی ترقی اور رونق ایک لکھے پڑھے ہوشیار آدمی کو جس کا کوئی ایک آدھ مضمون بھی کسی اخبار میں چھپ چکا ہو - حوصلہ دلاتی ہے کہ جب فلاں اخبار اس شان و شوکت سے چل رہا ہے - تو میرا اخبار کیوں نہ چل نکلے گا - حالانکہ میں مضمون بھی اس سے بہتر بہم پہنچا سکتا ہوں ایک اخبار جو مدت سے چل رہا ہے - اس کے گذشتہ مشکلات اور موجودہ اندرونی دقتوں سے باخبر ہونے کے سبب صرف ظاہری حالت کی عمدگی دوسرے کو یہ ترغیب دیتی ہے کہ ایک نئے اخبار کے نکال دینے کی تا حال گنجائش ہے - اس دھوکے میں آ کر ہندوستان میں آئے دن نئے اخبار نکلتے رہتے ہیں - اور بند ہوتے رہتے ہیں - کوئی ایک سال چلتا ہے کوئی دو سال اور کوئی چند ماہ کی زندگی پوری کر کے اپنا نام اخباروں کی فہرست میں چھوڑ جاتا ہے

اخبار کے چلانے میں جو مشکلات ہیں ان میں سے سب سے بڑی اور سب سے پہلی مشکل یہ ہے - کہ ہندوستان میں عام رواج یہ ہے - کہ اخبار کی قیمت لوگ پیشگی نہیں دیتے بلکہ بعد میں دیتے ہیں اور یہ ایک ایسی رسم پڑ گئی ہے جس کے دور کرنے کے واسطے بعض اخبار والوں نے پیشگی قیمت دینے والوں کے لئے نقد اور کتابوں کی صورت میں انعام دینے کا طریقہ بھی ایجاد کیا ہے گو یہ ایجاد اور بھی اس امر کی ممد ہوئی ہے کہ اخبار کی قیمت پیشگی نہ وصول ہو - اب سوچنے کا مقام ہے - کہ ایک شخص کو سال بھر کے واسطے ہر ہفتہ میں ایک اخبار روانہ کیا جاتا ہے - اور ہر ہفتہ اس پرچہ کے کاغذ - لکھائی - چھپائی - ڈاک - ایڈیٹری - انتظام وغیرہ پر روپیہ خرچ ہوتا ہے - پریس بنایا جاتا ہے اور ایک معقول رقم خرچ ہوتی ہے - لیکن خریدار ہے کہ جب تک سال کے پورے پرچے اس کے پاس نہ پہنچ جاویں وہ قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتا - بلکہ بعض بزرگ تو ایسے بھی ہوتے کہ وہ سال کے گزر جانے کے بعد بھی قیمت ادا کرنے کا نام ہی نہیں لیتے - پس جب تک کہ سال بھر کے اخراجات کی رقم پہلے سے فنڈ میں جمع نہ ہو جائے - تب تک اخبار کا ٹھیک طور پر چلنا نہایت مشکل ہے - اگر ایک دفعہ یہ قاعدہ بنا دیا جاوے - کہ کسی صاحب کے نام زنہار بغیر پیشگی قیمت کے ادا کرنے کے روانہ نہیں کیا جاوے گا - تو میں ڈرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصدی خریدار یک قلم پرچہ بند کرا دیں گے گو اس بند کرانے کے واسطے وہ معقول الفاظ میں معذرت بھی کریں - لیکن خریداری کی تعداد ضرور نصف رہ جائے گی -

یہ مشکل تو مالک اور ناظم کے واسطے ہے اور ایک مشکل ایڈیٹر کے واسطے ہے - جس کے مضامین پڑھنے کے واسطے ہر ہفتہ میں کئی سو آدمی منتظر بیٹھے ہوتے ہیں - اور ہر ایک ان میں سے نکتہ چینی کا ایک حق رکھتا ہے - سینکڑوں آدمی - ہر ایک کا مزاج مختلف - علم - عقل استعداد مختلف جب ایک اخبار باہر جاتا ہے - تو ایڈیٹر کو مثل طبیب کے مختلف اور متضاد اقوال سننے پڑتے ہیں - کوئی تو اتنی تعریف کرتا ہے - کہ ایڈیٹر کو خود بھی یقین نہیں آتا - کہ اس کے مضامین ایسے عمدہ ہیں - اور کوئی ایسی ہجو کرتا ہے کہ ایڈیٹر کو بھی یہ شبہ پڑ سکتا ہے کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ایڈیٹری کر سکے - اب ایک آدمی جو نبی نہیں مامور نہیں ولی نہیں - اتنے آدمیوں کو یک دفعہ خوش کر سکے تو کس طرح کر سکے -

مضامین کے متعلق ایک خاص مشکل اُن مضامین میں ہے جو باہر سے آتے ہیں - ہر ایک شخص جو مضمون لکھتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میرا ہی مضمون سب سے عمدہ ہے اور وہ فرض کر لیتا ہے کہ ایڈیٹر سب سے اول میرے ہی مضمون کو درج اخبار کریگا - لیکن اگر بہ سبب عدم گنجائش یا بہ سبب ناپسندیدگی وہ مضمون درج نہ ہو سکے - تو صاحب مضمون کے واسطے ایک سخت ناراضگی کا باعث ہو جاتا ہے -

پھر بعض مشکلات اخبار کے اس قسم کے ہیں جو خاص قادیان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں - کیونکہ یہ ایک گاؤں ہے - یہاں نہ پریسمین مل سکتا ہے نہ کل کش نہ کاتب نہ پتھر نہ کاغذ نہ سیاہی - ہر ایک شے وقت ضرورت باہر سے منگوانی پڑتی ہے - اگر کوئی چیز اتفاقاً خراب ہو جاوے یا کم ہو جاوے تو جب تک امرت سر یا لاہور سے منگوائی نہ جائے کام بند -

یہ نہایت ہی مختصر الفاظ میں دو چار مشکلات کا میں نے اس جگہ ذکر کیا ہے - اور اسی قسم کے مشکلات ہیں جنہوں نے اخبار بدر کو دو ہفتہ کے لئے بند رکھا ہے جس کے عوض میں ناظرین .. اخبار کو پورا حصہ دینے کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے - کہ آئندہ تین چار اخباروں میں سے ہر اخبار میں چار صفحے بڑھائے جاویں اور اشتہارات کے صفحات بھی ان سے علیحدہ کر دئے گئے ہیں اس طرح صفحے بھی پورے ہو جائیں گے - اور یک دفعہ ایک ہی اخبار پر بوجھ نہیں پڑے گا -

یہ تو اخبار کا جاری کرنا اور چلانا ہوا - باقی رہا اخبار بند کرنا جو میرے نزدیک سب سے زیادہ مشکل امر ہے - کیونکہ چلتے ہوئے اخبار میں اخبار والے کا خریداروں کے ساتھ ایک حساب شروع ہو جاتا ہے - کسی سے کچھ لینا ہے اور کسی کا کچھ دینا ہے - اگر اخبار بند ہو جاوے تو جن سے لینا ہے اس کی وصولی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور جو لوگ قیمت دے چکے ہیں - ان کو اب اخبار تو مل ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ تو بند ہوتا ہے اور قیمتیں بھی واپس نہیں مل سکتیں کیونکہ اگر قیمتوں کے واپس دینے کے واسطے روپیہ ہوتا تو اخبار بند کیوں ہوتا - اس طرح مالک نہ صرف ایک دنیوی نقصان میں پڑتا ہے بلکہ ساتھ ہی ایک دینی نقصان اُس کے سر پر پڑتا ہے - اللہ تعالے ایسی مشکل میں گرنے سے ہمارے اخباروں کو بچائے رکھے - آمین

## رسید زر

| تاریخ | نمبر | نام | رقم |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۹- جون ۱۹۰۶ء | | امرت سر میڈیکل شاپ اجرت اشتہار | [illegible] |
| ۱۹ | | مولوی نور محمد صاحب | [illegible] |
| ۱۹ | ۵۰۷ | ہمزاللہ خاں صاحب | ۶/۱۲ |
| ۱۹ | ۲۴۳ | قدرت اللہ صاحب | [illegible] |
| ۲۵ | | حافظ غلام رسول صاحب | [illegible] |
| ۲۶ | | حکیم محمد حسین صاحب اجرت اشتہار | ۶ |
| ۲۷ | | نبی بخش صاحب | [illegible] |
| ۲۹ | | مولوی بوٹیخان صاحب | ۱۲/ |
| ۳۰ | | مرزا عبد الکریم صاحب | ۶/۵ |
| ۳۰ | ۴۰۳ | شیخ خدا بخش صاحب | ۶/۱۲ |
| ۳۰ | ۱۳۱ | عبد القادر صاحب | [illegible] |
| ۳۰ | ۴۰۹ | نور الحسن صاحب | ۱۱/ |
| ۳۰ | ۵۰۶ | محمد الدین صاحب | ۶/۱۲ |
| ۳۰ | ۱۱۱۲ | نواب الدین صاحب | ۶/۱۲ |
| ۲- جولائی ۱۹۰۶ء | ۱۵۱ | میاں صاحبدین صاحب | ۷/ |
| ۲ | ۲۰۷ | مولوی جلال الدین صاحب | ۶/۱۲ |
| ۲ | ۱۰۴۳ | منشی محمد عظیم صاحب | ۱/ |
| ۲ | ۱۰۹۷ | حکیم مرزا عوض بیگ صاحب | ۶/۱۲ |
| ۲ | | مستری شہاب الدین صاحب | ۶/۱۲ |
| ۴ | ۷۹۵ | میاں خیر الدین صاحب | [illegible] |
| ۴ | ۱۴۳ | ماسٹر کرم الدین صاحب | ۶/۱۲ |
| ۴ | ۴۲۱ | [illegible] | [illegible] |

# تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

## ڈاک ولائیت

شہر یروشلم میں عیسائیوں کی سخت جنگ ہوئی۔ ایک طرف کلیسائے یونانی تھی اور دوسری طرف کلیسائے فرانسیسی جھگڑا اس بات پر اٹھا کہ کوہ زیتون پر گرجہ کرنے کا کس کو حق حاصل ہے۔ امریکہ کا اخبار رائے دیتا ہے کہ حضرت سلطان معظم کو چاہئے کہ ان جھگڑالو عیسائیوں کے درمیان امن قائم رکھنے کے واسطے اپنی پولیس کی فوج میں ترقی کرے۔

مقام ڈولت صوبہ من ملک امریکہ کے اخبار ٹریبون نام کے ایڈیٹر صاحب نے جن کا میل نام ہے۔ پادریوں کو چیلنج کیا ہے کہ اگر انکی دعاؤں میں .. کوئی قبولیت ہو سکتی ہے تو وہ پبلک کے سامنے اس کا ثبوت پیش کریں۔ امید کہ نہیں کہ کوئی پادری اس دعوت کو قبول کر سکے۔ کیونکہ عیسوی مذہب اب کوئی زندہ مذہب نہیں ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایم۔ لیفٹ صاحب۔ اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲ جون ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں "یسوع نے اپنے پیچھے کوئی تحریر نہیں چھوڑی اور تعجب یہ ہے کہ دنیا میں سولہ (۱۶) مصلوب منجی گزرے ہیں یعنی سولہ شخص تاریخ دنیا میں اس قسم کے موجود ہیں جن کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دنیا کو نجات دینے آئے تھے۔ مگر وہ سب کے سب خود پھانسی دئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک یسوع مسیح ہے اور پندرہ (۱۵) اور تھے۔ ان میں سے کسی کی بھی اپنی کوئی کتاب موجود نہیں یسوع کی جو انجیلیں مشہور ہیں وہ یسوع کے مرنے کے بہت عرصہ بعد لکھی گئی تھیں اور دوسری صدی عیسوی تک ان اناجیل کو کوئی شخص الہامی نہ مانتا تھا۔ جو اخلاقی تعلیم یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور جس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ایسی تعلیم اور کہیں نہیں پائی جاتی وہ عبارتیں لفظ بلفظ مسیح سے ہزار سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہیں بلکہ بعض باتیں دوسروں کے مونہہ سے عمدہ پیرایہ میں نکلیں اور جس رنگ میں یسوع نے ان کو پیش کیا وہ کسی قدر گرے ہوئے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بدھ کی اخلاقی تعلیم کا جس قدر اثر اس کے پیروں پر ہوا اور جس کثرت سے بدھ مذہب پھیلا ہے وہ بات عیسوی مذہب کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی حالانکہ بدھ مذہب کے پھیلانے کے واسطے ایک قطرہ خون بھی زمین پر نہیں گرایا گیا اور برخلاف اس کے دین عیسوی کو جبراً قبول کرانے کے واسطے تلوار اور آگ سے کام لیا جاتا تھا۔

مذکورہ بالا اخبار میں ہنیری وائٹ صاحب تحریر فرماتے ہیں: "مشہور فلاسفر مل نامی نے کیا خوب کہا تھا کہ عیسائی لوگ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یسوع کی عبادت کرتے ہیں یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دراصل عیسائی مذہب اس خدا کا منکر ہے جو کہ ابراہیم اسحاق اور یعقوب کا خدا تھا۔ ٹامس پین اور دیگر منکرین مذہب عیسوی کے ساتھ بہت کچھ سختی کی گئی تھی۔ لیکن فی زمانہ اعلیٰ تنقید بھی کام کر رہی ہے جو کہ اس وقت لوگوں نے کیا تھا۔ یسوع کا کنواری سے پیدا ہونا اور آسمان پر جانا وغیرہ۔ یہ تمام عقائد اب آہستہ آہستہ گھٹتے چلے جاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جلد تر سب مفقود ہو جائیں گے۔ کیا یہ دعوے کسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے کہ یسوع مسیح ہمارے واسطے ایک کامل نمونہ تھا؟ ہرگز نہیں۔ جو کچھ اناجیل موجودہ میں یسوع کے اقوال اور افعال بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح ہرگز کامل نمونہ نہ تھا۔ جو اخلاقی افعال یسوع کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں اور ان پر فخر کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بھی اصلی اس کا قول نہ تھا بلکہ اس سے بہت پہلے زمانہ کے لوگوں کا قول تھا وہ مشہور سنہری قاعدہ جس پر بہت ناز کیا جاتا ہے کہ یسوع کے سوائے کسی کے منہ سے نہیں نکلا یعنی تو دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک کر جیسا کہ تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ کیا جاوے یہ قاعدہ کم از کم سات مختلف بزرگوں نے یسوع مسیح سے پہلے بیان کیا تھا اور لطف یہ ہے کہ ان کی طرز بیان اور پیرایہ کلام یسوع سے بہتر تھا۔ یسوع کی اس تعلیم میں بھی ایک کمزوری ہے۔ اور سخت نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مذاق علم اور عقل مختلف ہوتا ہے۔ اس فقرہ میں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ لوگوں کے کام میں مداخلت کرو۔ اگر تمہارا مزاج اس قسم کا واقع ہوا ہے کہ تم ترش چیز کو پسند کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ لوگ تمہاری دعوت ترش اشیاء کے ساتھ کیا کریں تو پھر اس قاعدہ کے مطابق یسوع تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم بھی لوگوں کو ترش کھانے کھلایا کرو حالانکہ ترش کھانا دوسروں کے واسطے ناموافق اور مضر اور ناپسند ہو سکتا ہے اس سے بدرجہا بہتر وہ خلق ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں تو دوسرے کے کام میں بیجا مداخلت نہ کر اور دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کر جو تو نہیں چاہتا کہ تیرے ساتھ کیا جائے۔

**مورتی کا عاشق** ۔ امریکہ کا اخبار مچل کونٹی پریس بیان کرتا ہے کہ کوہ شیل کے گرجہ کے پادری صاحب [illegible] نامی سیٹبلر سے ایک ہولناک خبر شائع ہوئی ہے جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ پادری صاحب موصوف کا اپنے گرجہ کے حلقے کی ایک عورت کے ساتھ جو مسٹر سی ای مور کی بیوی ہے ناجائز تعلق پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اور اس کے سبب سے پادری صاحب کو ناچار استعفیٰ دینا پڑا۔ پادری صاحب اس علاقہ کے ایک مشہور پادری ہیں ان کی فصاحت اور پر اثر وعظ کے سبب ان کا گرجہ بہت رونق پر تھا۔ ان کی تقریر سننے کے واسطے دور دور سے لوگ ان کے گرجے میں نماز پڑھنے کے واسطے آتے تھے اور انہوں نے اپنی لیاقت کے سبب اردگرد کے گرجوں اور پادریوں کو مات کر رکھا تھا۔ پادری صاحب کے معتقد ان پر نہایت خوش تھے۔ ہر ایک زمیندار اور باغبان اپنی زمین اور باغ کا سب سے عمدہ پھل ہر موسم میں پادری صاحب کی نذر کیا کرتا تھا اور وہ اس میں اپنے باغ اور زمین کی برکت جانتا تھا۔ کہ پادری صاحب اس کا پھل کھائیں۔ خوب پلی ہوئی مرغیاں پادری صاحب کے باورچی خانہ میں [illegible] اکثر بھیجی جاتی تھیں۔ گرجہ کی کمیٹی پادری صاحب کی تنخواہ میں ہمیشہ ترقی کرتی رہتی تھی ہر ایک شخص پادری صاحب سے خوش تھا اور پادری صاحب کو دوست بنانے کا طریقہ خوب یاد تھا۔ پادری صاحب کے گرجہ میں بہت باقاعدہ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک [illegible] کی بیوی تھی (جس کو ہم آسانی فہم کے واسطے اس جگہ مورتی کہہ لیتے ہیں۔ ایڈیٹر) بارش ہو۔ آندھی ہو۔ وہ ہمیشہ بہر حال مورتی گرجے میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی تھی وہ سب سے پہلے گرجے میں داخل ہوتی تھی اور سب سے آخر گرجے سے باہر اپنا قدم رکھتی تھی اور یہ امر مورتی کے تقدس کا ایک ثبوت مانا جاتا تھا۔ مورتی کا جسم موٹا ہے لیکن وہ ایک خوبصورت شکل کی عورت ہے اور چالیس سال سے اس کی عمر کم ہے۔ یہ ٹھیک معلوم نہیں ہوا۔ کہ پادری صاحب کا مورتی کے ساتھ کب سے یہ تعلق ہے۔ لیکن قیاس کیا گیا ہے کہ یہ تعلق قریباً ایک سال سے ہے یعنی جب سے کہ نماز میں مورتی کا جوش بڑھا ہوا دکھائی دیتا ہے جماعت میں سے کسی کو ان پر شبہ نہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ افشائے راز سے ایک تہلکہ مچ گیا ہے معلوم نہیں کہ کس وجہ سے مور صاحب کو اپنی بیوی پر شبہ ہوا۔ ایک دن اچانک وہ چند معزز محلہ داروں کو اپنے گھر بلا لیگیا اور ان کے سامنے وہ کاغذات رکھ دیئے جو کہ اس کو اپنی بیوی کی میز کے خانے میں سے ملے تھے اور جنہوں نے تمام واقعہ پر پوری روشنی ڈالدی وہ سب عشقیہ خطوط تھے۔ جو پادری صاحب نے مورتی کو لکھے تھے۔ اور ان میں اپنے تعلق کا پورا پورا اظہار کیا تھا سب نے مل کر اس جگہ یہ فیصلہ کیا کہ پادری صاحب کو گرجہ سے نکالدیا جاوے اور مسٹر مور نے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا یہ ہفتہ کا دن تھا۔ اور دوسرا دن ایتوار کا تھا اس

واسطے یہ تجویز ہوئی کہ اس ایت وار کا گرجہ ہوئے۔ تو پیر دوسرا پادری تلاش کیا جاوے۔ چنانچہ وہ سب دوسرے دن گرجے میں گئے۔ اور اُسی پادری صاحب کے پیچھے نماز پڑہی۔ پادری صاحب کا نہائت پرجوش وعظ سُنا جس سے دوسرے سُنانیوں پر بہت اثر ہو رہا تہا اور سب سے زیادہ موری وجد میں آرہی تہی۔ لیکن جو لوگ اس راز سے آگاہ ہو چکے تھے۔ وہ اندر ہی اندر غصہ سے بہرتے جاتے تھے کہ یہ کیا ریاکاری کا نظارہ دکہایا جارہا ہے۔ گرجہ حسب معمول ختم ہُوا۔ اور سہ پہر کو وہ لوگ پادری صاحب کے مکان پر گئے اور تمام باتیں بیان کیں۔ لیکن پادری صاحب نے صاف انکار کیا اور نہائت دلیری سے جواب دیا۔ لیکن ان لوگوں نے صاف کہا کہ اگر آپ استعفےٰ نہ دیں گے تو یہ معاملہ عدالت تک پہنچے گا۔ اس واسطے ناچار پادری صاحب نے استعفےٰ دیا۔ اور مور صاحب نے اپنی موری کو طلاق دیدی۔

یہ ہے نتیجہ بے پردگی کا۔ اور مردوں عورتوں کے بے تکلف خلا ملا کا۔

آرچ ڈیکن سن کلیر صاحب نے ہمنی میگزین میں شور مچایا ہے کہ انگلستان میں سبت کے دن کی بڑی بے ادبی کی جاتی ہے۔ پادری صاحب لکھتے ہیں کہ ایت وار کے دن لوگ بجائے گرجا گہر جانے کے۔ بگیوں پر سوار ہو کر سیر کرنے اور موٹر گاڑی چلانے پر لگاتے ہیں۔ دریائے ٹیمز پر ایت وار کے دن میلہ لگتا ہے۔ وضعدار لوگ اپنا سفر ایت وار کے دن ہی شروع کرتے ہیں۔ ناچ کے جلسے بہی ایت وار کے دن ہی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ سارے یورپ کا یہی حال ہے۔

جان ای ریمبرگ صاحب اخبار ایگنا سٹک جنرل مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۱۲ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ قدیم مذاہب جن میں انسانوں کو اور جانوروں کو اور بتوں کو خدا بنایا جاتا تہا اور مانا جاتا تہا دن بدن زوال پکڑتے جاتے ہیں اور یہی حال عیسوی مذہب کا بہی ہو رہا ہے۔ قدیم دیوتاؤں کا جو انجام ہوا وہی انجام عنقریب عیسائیوں کے خدا یسوع کا ہونے والا ہے۔

مسٹر ڈوئی اپنا شہر چہوڑ کر اور دو گاڑیاں اسباب کی لدوا کر وہاں سے چلا گیا ہے۔ ابہی تک یہ نہیں معلوم ہوا۔ کہ کہاں جاتا ہے۔

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

# خدا کے نبی کی بے اصول مخالفت

میرے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جب میں دیکہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہنے والے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت اور پہر بے اصول مخالفت کرتے ہیں۔ بے اصول مخالفت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یہ صاحبان مخالفت کرنے سے پہلے ہرگز نہیں سوچتے کہ اس کی زد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑیگی یا کس پر۔ اس بات کا مطلق خیال نہیں۔ بس مرزا صاحب کا نام آیا اور ان کے تن بدن میں مرچیں لگ گئیں۔ جوش غضب میں باولے ہو گئے اور جو جی میں آیا کر دیا۔ اور جو زبان پر آیا کہدیا۔ تین مہینے ہوئے کہ چراغ دین جموں کا رہنے والا جہوٹے الہام کا مدعی مرچکا۔ مگر جب انہوں نے سُنا کہ اس کی موت حضرت امام صادق علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کو پورا کرنے والی ہے۔ تو جہٹ تردید شروع کر دی۔ اب موت سے تو انکار ہو ہی نہیں سکتا یہ کہنے لگ گئے کہ طاعون سے نہیں مرا۔ مرتے وقت اس کا چہرہ نورانی تھا۔ جیسا کہ سچے مسلمانوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا ایک محضرنامہ بہی تیار ہو کر سراج میں شائع ہوا ہے۔ جس کے شروع میں لکہا ہے ہم جموں کے ہندو مسلمان تصدیق کرتے ہیں مگر اخیر میں صرف دو تین ہندوؤں کا نام ہے۔ ہاں ایک پادری صاحب کا بہی ہے اور وہی اصل سے نقل کرنے والے ہیں۔ یہ بات بالخصوص غور کرنے کے قابل ہے کہ پادری کیوں چراغ الدین کے معاملہ میں زیادہ انٹرسٹ لیتے ہیں اور کیوں ہر موقعہ پر اس کی جا رہیجا ر تائید کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ چراغ الدین عیسائیوں میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ تجلی (عیسائیوں کے مشہور و مستند رسالے) میں دو ورق بالخصوص اس کے نام پر رکہے گئے ہیں۔ کیا کسی اور سچے مسلمان کی مثال بہی دی جاسکتی ہے جس کی نو تید گی کہ عیسائیوں نے یہاں تک محسوس کیا ہو کہ اس کی یادگار میں رسالہ کا ایک حصہ وقف کر دیا ہے اور اس کی تعریف میں کالموں کے کالم سیاہ کر دئے ہوں۔

اور پہر چراغ الدین کے مزعومہ مطاع و متبوع حضرۃ سیدالمرسلین کی نسبت انہی مسیحیوں سے پوچھئے۔ کہ وہ کیا رائے رکہتے ہیں۔ کیا چراغ الدین کی تعریف کرنے والے وہی نہیں۔ جو ہمارے سید و مولےٰ کو عیاذاً باللہ "الدجال" کہتے ہیں۔ پنجابی میں ایک مثل ہے۔ سری نال ویر۔ پوشلی (دم) نال صلح۔

تعجب ہے۔ کہ آقا کی نسبت یہ عقیدہ اور غلام سے دوستی۔ حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ :-

لاتجد قوماً یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ۔ اور صحابہ کرام کی تعریف میں ہے۔ اشداءُ علے الکفار۔ اور فرمایا۔ ولیجدوا فیکم غلظۃ۔ پس آپ سوچ سکتے ہیں۔ کہ چراغ الدین کا مذہب کیا تہا۔ اور پہر یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ جنہوں نے "منارۃ المسیح" اس کی تصنیف دیکہی ہے وہ اس کے عقائد سے خوب واقف ہیں کہ اس کا مذہب تہا "قرآن مجید" محض تنہا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتہ بائیبل پڑہنا بہی ویسی ہی ضروری ہے۔ چنانچہ تجلے ماہ مئی میں لکہا ہے۔ دو باتوں پر ان کا ایمان نہائیت ہی واثق تھا۔ اور اس ایمان کے ساتہ وہ اپنے خدا سے ملے۔

بائبل اور قرآن کو بالکل برابر ایک ہی کتاب کے دو جزو سمجہتے تہے۔ اور دونوں کی تلاوت کرتے ان میں کوئی تفریق روا نہ رکہتے تہے۔

اصل اسلام عیسویت ہے اور عیسویت اصل اسلام ہے۔ حضرت مسیح کا نزول ثانی جو روحانی طور پر ہونے والا ہے۔ حضرت مسیح امامت کریں گے وہ اس عقیدہ کو الہامی ایمان جانتے تہے۔ نیز یہ کہ مسیح کلمۃ اللہ تہا۔ وہ صلیب پر ہی فوت ہو گیا۔ (کیا یہی مسلمانوں کے عقائد ہیں) اس کے صلیب پر مارے جانے سے نیکی کی توفیق جو آدم کے گناہ کے سبب چہین لی گئی تہی۔ واپس دی گئی۔ وغیرہ ذالک

اب ایسے عقائد کو دیکہ کر پہر بہی اگر ہمارے مسلمان بہائی محض حضرت امام موعود کی مخالفت میں عیسائیوں کی تائید کرتے جاویں تو سوا اس کے ہم اور کیا کہیں۔ کہ خدا مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کیونکہ وہ جوش تعصب میں خود اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہ گویا ظاہر کرتے ہیں کہ سچے مسلمانوں کے یہی عقائد ہیں۔ جو کہ اوپر بیان ہوئے اور پہر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی رسالت کا جہوٹا مدعی ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس سے متعلق مواخذہ نہیں کرتا۔ بحالیکہ منارۃ المسیح میں صاف لکہا ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور نزول مسیح تو روحانی طور سے ہوگا۔

(واقعی یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے) اور اس نزول کا جو کام ہے وہ اس عاجز کے ہاتھوں سے ہوگا۔ پھر اخیر میں مہدی موعود کے ایسے نشانات لکھے ہیں اور ان احادیث کی کچھ ایسی تاویلیں کی ہیں جو جمہور علماء کے بالکل برخلاف ہیں اور اس سے صاف ٹپکتا ہے کہ دراصل مہدی ہونے کا خود مدعی ہے تعجب کہ اسی دعوے کے سبب وہ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں مسلمان تک نہیں سمجھتے اور یہی دعوے چراغدین سے ہے۔ پھر دوسرے عقائد اس کے علاوہ مگر اس کی تائید برابر کئے جاتے ہیں۔ خیر اس سے بحث نہیں تو یہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی کہ اخیر زمانے میں انہی مسلمانوں سے یہودیوں اور عیسائیوں کے مثیل ہوجائیں گے اور پھر باایں ہمہ باہم تباغض اور شحنا جاتا رہے گا۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود کے برخلاف۔ عیسائی۔ مسلمان۔ آریہ وغیرہم کیسے متفق ہوجاتے ہیں یہ ہی ایک دلیل ہے ہمارے امام کی صداقت پر۔ باقی رہا۔ اصل مقصود جس کے لئے یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اس میں ہرگز کامیابی نہیں ہوئی۔

طاعون سے فوتیدگی کے سبب اگر کوئی مسلمان وہ حدیث (قطع نظر اس سے کہ اس کے اصل معنے کیا ہیں اور وہ کہاں چسپاں ہے) پیش کردیتا۔ جس میں لکھا ہے کہ طاعون کی موت سے مرنے والا شہید ہے تو پھر کوئی بات تھی۔ مگر الحمد للہ کہ اس کی خود ہی تردید کردی۔ پھر لطف یہ کہ جو وجہ علالت کی لکھی وہ اس کی قوت ایمانیہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ اس محضرنامہ میں لکھا ہے کہ اپنے بچوں کے مرنے کے غم میں بیمار ہوکر فوت ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ قرآن مجید میں یہ مومنوں کا نشان نہیں لکھا۔ کہ وہ بچوں کے غم میں گھٹتے گھٹتے بیمار ہوکر مرجایا کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہ:۔

اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔ پھر تاریخ میں سچے مسلمان کا تم حوالہ نہیں دے سکتے۔ جو محض اپنے بچوں کے غم میں مرگیا ہو۔ جس شخص کو خدا پر کامل یقین ہو۔ اس کو ایسا صبر دیا جاتا ہے۔ کہ وہ مطلق اس بات کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ دیکھئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بچے فوت ہوئے مگر کیا آپ [illegible] فوت ہوگئے؟

[illegible]

اور پھر دم نزع جو الفاظ آخری زبان سے نکلے وہ بھی اس معاملہ پر روشنی ڈالتے ہیں واقعی سچے مسلمان یہی پڑھا کرتے جیسا کہ تجلّے میں لکھا ہے کہ "یہی کہا آسمان آسمان آسمان۔ اور دم چھوڑ دیا۔ ان حالات کو پڑھتے ہوئے فرمائیے۔ طاعون سے نہ مرنے کے انکار نے کیا نفع دیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی۔ تو بہر حال پوری ہے۔ خدا نے فرمایا۔ "میں تباہ کردوں گا" دو جوان لڑکوں کا آنکھوں کے سامنے ایک ہی دن میں مرجانا۔ اور چراغدین کا اپنے کو اس واقعہ کے متعلق لکھنا جیسے کہ تجلی میں ہے اب دنیا سے میرا قطع تعلق ہوچکا (کچھ نہیں رہا) ان الفاظ کو پورا کررہا ہے۔ پھر خدا نے فرمایا۔ میں فنا کردوں گا۔ ہلاک کردوں گا۔ سو یہ بھی ظاہر ہے کہ چراغدین منارۃ المسیح کے شائع کرنے کے بعد ایک سال تک ہی مرگیا طاعون سے مرا یا نہیں۔ اس بات کو جانے دیجئے کہ آخر مر تو گیا۔ اور مرا بھی پیشگوئی کے بعد اپنا کام (جس کے لئے وہ اپنے تئیں مامور سمجھتا تھا) کرنے سے پہلے ناکامی کی حالت میں پس ان محضر ناموں کی تیاری کی .. .. کیا ضرورت تھی۔

غرض مجھے رہ رہ کے افسوس آتا ہے کہ ہمارے بھائی مخالفت میں اس قدر کیوں اندھے یعنی از خود رفتہ ہورہے ہیں کہ وہ کچھ لکھتے ہوئے اسلام کی صداقت وحقیقت کا بھی خیال نہیں کرتے۔ ڈاکٹر عبد الحکیم کو حضرت مسیح صادق نے اپنی جماعت سے خارج کردیا اور وہ بھی کسی قدر تردد کے بعد مخالف ہوگئے۔ اب یہ لوگ ان کی تعریف کررہے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جماعت سے خارج کرنے کی کیا وجہ ہے اور آیا جس عقیدہ کی بنا پر ان کو خارج کیا گیا ہے کیا وہ تمام اہل سنت وجماعت کا متفق علیہ عقیدہ ہے (کیوں ایڈیٹر صاحب سراج الاخبار آپ فرمائیے) یعنی یہ کہ مدار نجات محض توحید ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانا یا مسیح پر (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۱) پھر مسیح کی وفات کے وہ ابھی تک قائل ہیں اور نزول کے متعلق بھی انشاء اللہ غالباً وہی عقیدہ ظاہر کریں گے جو چراغدین نے کیا تھا۔ یاد رکھئے کچھ اور رنگ نکالیں گے کیونکہ لاہور آپ نے اپنا الہام سنایا کہ دجالی فتنہ۔ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ عجب نہیں کہ دیں کہ میں ہی وہ مسیح ہوں یا کم از کم مجدد ماتہ حاضرہ ہی بن جائیں اس بات کا انتظار کیجئے۔ پھر یہ آپ لوگ تو زیادہ تر اسی لئے حضرت مسیح موعود کے مخالف ہیں کہ وہ الہام وحی کے [illegible]

[illegible]

یہ باتیں میں نے صرف اس لئے لکھیں کہ کم از کم ہمارے مسلمان بھائی بے اصول مخالفت کرکے دوسرے مذاہب والوں کا ٹھوکر تو نہ بنیں۔ اور منہ سے ایسی باتیں تو نہ نکالیں جس سے اسلام پر حملہ ہوتا ہو۔ اور غیر مسلم اس سے سند پکڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم کے لئے میں نے پیسہ اخبار میں ایک مضمون دیا تھا۔ جو افسوس ہے۔ ایڈیٹر نے شائع نہ کیا حالانکہ اس میں ایک تو اس الزام کی تردید ہے۔ جو مجھ پر ایک جو دھپوری مولوی کی طرف سے لگایا گیا تھا کہ میں (اکمل) گویا اس کی تحریروں کا جواب نہیں دے سکا۔ اور مسیح موعود سے (خدا مجھے اس دن زندہ نہ رکھے) برگشتہ ہونے کو تیار ہوں کیونکہ اس نے مجھ پر کوئی سوال کیا ہی نہیں بلکہ میں نے خود کئی دفعہ حضرت صاحب کے عقائد کی نسبت استفسار کیا اور وہ جواب نہیں دے سکا۔ چنانچہ جواب نہ دینے کا اقرار۔ اسی پرچے اخبار (پیسہ) میں موجود ہے اور دوسرا کچھ ڈاکٹر مذکور کی نسبت لکھا تھا اور ان سے دریافت کیا گیا تھا کہ باوجود ان عیوب کے موجود ہونے کے وہ مرزا صاحب کو مسیح موعود کیوں کر تسلیم کرتا ہے حالانکہ بالاتفاق نبی گناہ سے معصوم ہوتا ہے۔ اور نہ اس بات کی سند ملتی ہے کہ کوئی نبی اپنے فرض تبلیغ میں سستی کرے۔ کیونکہ ایسا ہونا اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اور لا ینال عہدی الظالمین کے برخلاف ہے اور یہ بھی میں نے لکھا تھا کہ جب ڈاکٹر مذکور کے بیس سالہ تحقیق کا یہ حشر ہے۔ تو اب ہم اس کی موجودہ رائے کو کیوں کر تسلیم کرلیں۔ خدا جانے کل اس کی بھی تردید کرے۔ افسوس وہ مضمون ایڈیٹر صاحب نے نہ چھاپا۔ باایں ہمہ۔ وہ مولوی لکھتا ہے۔ کوئی احمدی مجھ سے پیسہ میں مکالمہ کرے۔ پیسہ جب ہمارے ضروری مضمون بھی نہیں چھاپتا۔ اور ہمارے برخلاف جھوٹے الزاموں کی بھی تردید نہیں کرتا۔ تو پھر دوسرے مضمون کب شائع کرے گا۔

محمد ظہور الدین۔ اکمل۔ گولیکی ضلع گوجرات

---

## مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کرو

۱- الذکر۔ مصنفہ مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب جس میں اسمائے الٰہی اور نماز اور احادیث کا ترجمہ ہے ایک مفید مجموعہ ہے۔ قیمت ۲ار

[illegible] الدین۔ [illegible] مصنف صاحب کی [illegible] کے بعد دوبارہ [illegible] کتاب آریوں کے رد میں ہے۔

قیمت [illegible]

# ضرورت الامام

ذیل میں ہم ایک مراسلت درج کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور آیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول کہ مسلمان یہودیوں کی سیرت اختیار کریں گے پورا ہوا ہے یا نہیں اور اگر پورا ہوا ہے تو آیا یہودیوں کے واسطے کسی مسیح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میں ایک کتاب (Census) سینس آف انڈیا ۱۹۰۱ مشتمل برحالات بلوچستان حصہ اول جس کے مولف ایک انگریز۔ آر۔ ہوگس بلر صاحب ہیں پڑھ رہا تھا۔ مذاہب بلوچستان کے بیان پر جب پہنچا تو صفحہ ۴۴ پر ایک قصہ کوہ مراد کے مہدی اور اس کی جماعت کا میری نظر سے گزرا چونکہ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں سے میں یہ قصہ ناظرین بدر کی واقفیت کے لئے درج کرتا ہوں امید ہے کہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف احمدی۔ اسلامیہ سکول پشاور

## کوہ مراد کا مہدی

اور

## اس کی جماعت

یہ فرقہ جس کو ذکری کہتے ہیں ایک عجیب گروہ ہے اس کے بہت سے پیرو مکران میں آباد ہیں۔ اس کا اثر لاس بیلہ میں حال ہی میں پھیلا ہے جہاں اس کے معتقدین کی تعداد خصوصاً سمندر کے ساحل پر کثرت سے پائی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ اپنے تئیں مسلمان بتاتے ہیں مگر عقیدہ باطل پرستی اور بت پرستی کے معتقدات سے لبریز ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کا قرآن شریف پڑھنا صرف اہل اسلام اور ان کے درمیان رابطہ اتحاد کے قائم رکھنے کے لئے ہے ورنہ باقی تمام عملی معاملات میں ان کے اور مسلمانوں کے درمیان نمایاں فرق ہے۔

سیتھیان اقوام کے گروہ دائیس (Dais) سگتائی اور ساقی وعلاوہ بریں قبیلہ ساجدی کی تمام قوم بمعہ اپنی شاخ ساقا کے اس کی جماعت کے پیرو ہو گئے ہیں ملکی بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی نسلیں گزری ہیں کہ اس جماعت کی بنیاد ایک ملا رحمت یا دوست محمد نامی نے ڈالی یہ شخص ایرانی بلوچستان میں کسی کشمش نامی گاؤں سے آیا تھا اور پھر کوہ مراد نامی پہاڑ کی طرف جو تربت کے نواح میں ہے چلا گیا جہاں اس نے جا کر سکونت اختیار کی اور اس وقت ایک فارسی کتاب نظم و نثر میں لکھی اور اس کتاب کو درخت بر کہو یا ببول کے نیچے زمین میں دفن کر دیا اور لوگوں میں یہ افواہ اڑا دی کہ مجھے معجزہ کے طور پر ایک کتاب درخت کے نیچے سے ملی ہے اور ساتھ ہی دعویٰ کر دیا کہ مہدی موعود یا امام دوازدہم میں ہوں جس کے ظہور کے تمام نیک مسلمان منتظر ہیں اس وقت سے ذکریوں کا خیال ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ ختم ہو گئی اور وہ آخری اور سب سے بڑا رسول نیا ایمان قائم کرنے والا ظاہر ہو چکا وہ اصول جو اس نئے رسول نے سنائے ان جہلا اور باطل پرستوں میں جن کے ساتھ اس کو سابقہ پڑا اثر کر گئے اور اس کے پیروؤں کی ایک خاصی تعداد ہو گئی۔

ذکری لوگ نماز پڑھنا۔ روزہ رکھنا یا زکوٰۃ دینا مذہبی فرائض میں سے لازمی نہیں خیال کرتے وہ نیز حج کعبہ کی بجائے جو مکہ معظمہ میں ہوا کرتا ہے کوہ مراد متصل تربت کا حج کرنے جاتے ہیں اور مکہ کے حجر اسود کی طرح انہوں نے بھی ایک پتھر اس پہاڑ میں نصب کیا ہے۔ اور اس کو بوسہ دیتے ہیں۔ جب کوئی ذکری مر جاوے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ اہل اسلام مردے کا چہرہ کعبہ کی طرف لحد میں پھیرتے ہیں ویسا ہی یہ لوگ اپنے مردے کا چہرہ کوہ مراد کی طرف موڑ دیتے ہیں فردوس بریں کی ایک راہداری جو ملا لکھ کر دیتا ہے۔ اس کی بغل کے نیچے رکھ چھوڑتے ہیں اور بر کہو یا ببول کی لکڑی کا مقدس ٹکڑا اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیتے ہیں۔ . . . . . . . .

چند مکانات علیحدہ ذکر کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ اور ان کو ذکرانہ کہتے ہیں جہاں ذکری لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو کر ایک دوسرے کی طرف رخ کرتے ہیں اور مندرجہ ذیل جملے دوہراتے ہیں۔

صف اول۔ لا الٰہ۔ کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں

صف دوم۔ الا اللہ۔ اگر ہے تو صرف اللہ ہی ہے

صف اول۔ حسبی ربی۔ مجھے خدا ہی کافی ہے

صف دوم۔ جل اللہ۔ خدا بڑے جلال والا ہے

صف اول۔ مافی قلبی۔ میں ظاہر کرتا ہوں کہ میرے دل میں کچھ بھی نہیں

صف دوم۔ غیر اللہ۔ سوائے اللہ کے

صف اول۔ ہادی۔ ہمارا پیشوا کون ہے۔

صف دوم۔ مہدی۔ مہدی ہے۔

یہ جملے تکرار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ اس میں ذکر میں شامل شدہ ذکری خوب جوش میں آ جاتے ہیں۔ ہر جمعہ کی رات کو اور ہر ماہ کی چودہویں رات کو ذکر کے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ اس جلسہ کو کشتی کہتے ہیں مکان کے وسط میں آگ جلا دیتے ہیں اور مرد اور عورتیں اس کے اردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ یہ کہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو وہ یہ کہتے ہیں لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد رسول اللہ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ماں خدا کی مرسولہ تھی اور بعد ازاں اپنی پیشوا مہدی یا رسول جدید کا نام لے کر ذکر شروع کر دیتے ہیں اور اس آگ کے اردگرد اچھلتے اور ناچتے ہیں یہاں تک کہ مجنونانہ جوش میں آ جاتے ہیں اور آخر کے وقت اندھا دھند ان عورتوں پر لپکتے ہیں۔ اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا کہ وہ ان کی کیا رشتہ دار ہے جب صبح ہو جاتی ہے تو یہ لوگ جدا ہو کر اپنے اپنے مکانوں کو چلے جاتے ہیں۔

یہ رسم کثرت کے ساتھ کوہ مراد میں اس وقت ہوتی ہے جبکہ کوئی جمعہ کی رات چاند چودہویں تاریخ کو ہو۔ ماہ ذی الحج میں اس گروہ کے پیرو سالانہ حج ادا کرنے کو جاتے ہیں جہاں بعض رسوم جو اہل اسلام حج کعبہ کے وقت ادا کرتے ہیں بطور نقل ادا کئے جاتے ہیں۔ طواف کعبہ کی بجائے طواف کوہ مراد اور حجر اسود کے بوسہ کی بجائے ایک نصب کردہ پتھر کو چومتے ہیں۔ ذکری ملانوں کا بڑا اقتدار مانتے ہیں اور ملاں بھی اپنی دام افتادہ سے دولت وصول کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے ملا ہر ایک شخص کی جائداد کے عشر کا مالک ہوتا ہے جب کوئی ذکری شادی کرتا ہے تو ملا کو ویسے ہی حقوق حاصل ہیں جو زمان سابق میں میراسی سگنیر (Sagnior) اور انگریزی میں لارڈ آف مینور (Manor) کو حاصل تھے۔ ان کا خیال ہے کہ عورت کا مطمئن اور مطہر ہونا ملا کے ساتھ میل ملاپ پر دارومدار رکھتا ہے یہ بات بھی قابل الذکر ہے کہ یہ حقوق ملا صاحب سے چند روپے دیکر خریدے بھی جا سکتے ہیں ملاؤں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ فردوس بریں کے دروازہ میں داخل ہونے دینا یا روک دینے کا حق ان کو حاصل ہے اور انہوں نے ایک خاص قاعدہ مقرر کیا ہے جس کے ذریعہ سے وہ مریدوں سے کچھ روپے لیکر ان کو بہشت میں داخل ہونے کی راہداری یا پروانہ لکھ دیتے ہیں۔

نکاح اصولاً ملا ہی باندھتے ہیں اگر ملا دستیاب نہ ہو سکے تو یہ رسم کہ دولہا یا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ملا کے مکان پر ایک خالی مشک لیکر جاتا ہے تو ملا نفیس لیکر اپنی پھونک اس خالی مشک میں بھر دیتا ہے اور مشک کا منہ بڑی احتیاط سے باندھ کر واپس دلہن کے پاس لے آتا ہے اور مشک کے منہ کو کھول کر دلہن کے چہرہ پر وہ ہوا چھوڑ دیتا ہے جونہی کردہ ہوا اس کے چہرہ کو محسوس ہوتی ہے تو سب سمجھ لیتے ہیں کہ بس اب شادی کی تکمیل ہو گئی۔ جب کوئی ملا کسی ذکری کے گھر جا داخل ہوتا ہے تو سب اس کے ہاتھ پاؤں پر اوندھے پڑ جاتے ہیں اور تب تک نہیں اٹھتے جب تک کہ ملا پیٹھ پر تھپا تھپ نہ مارے۔ ہر ایک لڑکا جسکی عمر چھ سال کی ہو جاتی ہے ملا کے پاس مریدوں میں شامل کرنیکو واسطے لیجاتے ہیں ملا اس کی پشت پر تھپڑا مارتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔ ملانوں کو بڑا صاحب کرامات خیال کیا جاتا ہے ان کے عطا کردہ تعاویز ہر ایک قسم کے مرض مصیبت اور پلید روح کے اثر کا یقینی علاج سمجھا جاتا ہے۔ تمام عمر کے گناہوں کی معافی ملا کو کچھ روپے دیکر حاصل کر لیتے ہیں۔ ملا کی طاقت عالم برزخ سے پرے تک پھیلی ہوئی مانی جاتی ہے۔ اگر ملا راضی ہو تو مریدوں کے نام صدقات اور

# ایک سکھ نے باوا نانک علیہ السلام کا مذہب اختیار کر لیا

## سورن سنگھ محمد یوسف ہو گیا

سردار سورن سنگھ صاحب ساکن ضلع امرت سر آریوں اور سکھوں کے اندرونی حالات اور مذہب کی جانچ پرتال کے بعد بالآخر آدگرنتھ سے روشنی حاصل کر کے اور باوا نانک علیہ الرحمتہ کی ہدائیت پر عمل کر کے داخل اسلام ہوئے ہیں اس تبدیلی مذہب کے باعث ان کو ہر طرح کی ایذا جسمانی اور مالی پہنچائی گئی اور دُکھ دیا گیا مگر چونکہ ان کا دل اسلام کی خوبیوں پر مائل ہو چکا تھا۔ کوئی امر ان کو اسلام میں داخل ہونے سے مانع نہ ہو سکا۔ شیخ صاحب گرنتھ اور سکھوں کے مذہب کی کتب کے بڑے عالم ہیں اور انہوں نے کئی سال خرچ کر کے باقاعدہ اُستادوں کی خدمت میں بیٹھ کر یہ علوم حاصل کئے۔ شیخ صاحب موصوف اپنی ملازمت سے رخصت حاصل کر کے کچھ عرصہ کے لئے قادیان آئے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہوئے ہیں جو ان کے صدق کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی ایک بڑی دلیل ہے کیوں کہ جب خدا تعالے نے دیکھا کہ ایک شخص نے محض اس کی رضا کی خاطر اس قدر دُکھ اٹھایا ہے تو اس کے واسطے ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ اسلام کے اس فرقہ میں داخل ہوا جو اصل اسلام اپنے اندر رکھتا ہے۔ شیخ صاحب نے مسجد اقصےٰ میں ۹ جون کو ایک لیکچر اپنے حالات پر دیا۔ جس کا خلاصہ انہوں نے خود اخبار بدر کے واسطے لکھکر ہم کو دیا ہے اور ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ کوئی اور سکھ بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور مسلمانوں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہو۔ (ایڈیٹر)

اِدہر آؤ صاحب ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز ناظرین! اس میں کوئی کلام نہیں کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ مگر جو فطرتی کمزوری انسان کے گلے کا ہار ہو گئی ہے وہ ذرا بھی آگے نہیں بڑھنے دیتی۔ انسان تو چاہتا ہے کہ میں آگے بڑھوں جہاں تک کہ الٰہی قرب حاصل کر سکوں۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہیے کہ ایسی کمزوریوں سے ہر وقت ہوشیار رہے۔ نیز جب سے اس عاجز نے عقل اور ہوش سنبھالا ہے اور انسانیت کا جامہ پہنا ہے۔ مجھے بھی دہن رہی ہے کہ کسی طرح ست مارگ (صراط مستقیم) کا پتہ ملے۔ چنانچہ میری اس جستجو کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت سے گڑھوں سے گذر کر باہر آیا اور گڑھے بھی اس قدر عمیق تھے کہ ان سے نکلنا محال تھا مگر فضل الٰہی میرے شامل حال تھا۔ مجھ کو ان گڑھوں سے ایسا نکالا جیسے چاہ سے یوسف۔ خدا کی قدرت شائد اسی واسطے میرا نام بھی یوسف ہی رکھا گیا۔ پہلا گڑھا آریوں کا تھا اور خوب غور اور خوض کیا گیا لیکن اس کی تعلیم اس قدر پایۂ تہذیب سے گری ہوئی تھی۔ جسے میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی خاندانی اور مہذب آدمی اس کو ہرگز قبول نہیں کرے گا بلکہ نفرت کی نگاہ سے دیکھکر کوسوں دور بھاگیگا۔ اوّل ان کی وید کی تعلیم میں سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانی نے آریوں کو ایسا بے لگامی کا سبق دیا اور پانڈو اور کورو کی مثال مہاتموں اور رشیوں کے لئے ایک سیدہی سڑک بنا دی ہے جس سے اس کی خواہش تھی کہ کوئی شخص بھی اس دنیا سے پاک اور پوتر ہو کر بے لوث نہ جاوے اور یہی تعلیم تھی جس نے سکھوں و برہمنوں اور ساہوکاروں وغیرہ کی خانگی زندگی پر اپنا اثر ڈالا اور ایسی بے شرم زندگی کو پاک اور پوتر سمجھا گیا۔ مگر باقاعدہ شادی یا دواہ کی ضرورت نہیں اور اس میں یہ بھی کوئی قید نہیں کہ مرد کا بلا عورت اور عورت کا بلا مرد ہونا ضروری ہے بلکہ جب کبھی عشق جوش مارے اور قوت شہوانی غالب ہو۔ تو مرد یا عورت عورت یا مرد بلا تمیز ہم بستر ہو سکتے ہیں واہ رے دیانند تیرا برہم چریہ نظم

جستجو سے تیری جنت کا پتہ ثابت ہوا
بیہودہ باتوں سے تیرا ہنر و فن ثابت ہوا
آج تک دعوے یہ جس کے تھا مدار زندگی
وائے محرومی وہی پیمان شکن ثابت ہوا
نیوگ کا دل دادہ نکلا زن و عورت پرست
شیخ سمجھے تھے جو ہم برہمن ثابت ہوا

اب صاحبان ذرا ویدکی حقیقت کی طرف توجہ مبذول فرماویں۔ سری گنیش آئنمہ - یہ منتر سام وید دتو یہ پریس کانشی کے صفحہ ۱۵ میں جہاں سے اتر سنتھا شروع ہوتا ہے اور تمام ویدوں کے ہر ایک منڈل اور سوکت کے شروع میں آتا ہے ترجمہ اس کا یہ ہے۔ گنیش دیوتا کو سلام۔ گویا بسم اللہ ویدوں کی یہی ہے۔ اے مترجنو! اگر آریہ دھرم سچا ہوتا اور وید الشہید کا کلام ہوتا۔ تو پرمیشور کے نام سے شروع ہوتا۔ نہ گنیش دیوتا کے نام سے اگر وہ پرمیشور کا نام ہے تو کس نے رکھا ہے اور معلوم ہوا کہ اس سرشکتی مان سے دیوتا افضل ہے تو کہ اس کے نام سے وید ل کو شروع کرتا ہے اور ہندو مخلوق بھی پرمیشور کے نام کی بجائے اسی کو یاد کرتی ہے۔ دوئم۔ اوم پرماتما اینما۔ یعنی پرماتما کو سلام۔ اگر پرماتما الیشور کا نام ہے اور تمام آتما ان اس سے نکلی ہیں تو معلوم ہوا کہ پرمیشور روحوں کا چشمہ ہے اسی وجہ سے اس کو جگت آتما کہتے ہیں پھر کیا ہی الیشور کی فضیلت اور پرماتما سے اگر کوئی بڑی رُوح مراد ہے۔ تو پرمیشور ہے۔ سوئم۔ جو سام وید کا پہلا منتر ہے۔ سوامی دیانند جی نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ ہے اگنی تم گیان سروپ ہو۔ میں تمہاری تعریف کرتا ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کا کرتا۔ (بنانے والا) کوئی پروہت ہے پرمیشور نہیں کیوں کہ یہ اگر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں یہ الفاظ نہ ہوتے کہ میں اگنی کی تعریف ...کرتا بلکہ یہ الفاظ ہوتے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کی تعریف کرتی ہیں یہ رگ وید کی پہلی منڈلی سوم کا ستائیسواں تیرہواں منتر جو ہے۔ دہرم سبھا والوں نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ کہ بڑے دیوتوں کو سلام چھوٹے دیوتوں کو سلام بوڑھے دیوتوں کو سلام۔ دیانندیو! یہ بھی پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتا کیوں کہ وہ بھول چوک سے پاک ہے اور اس کی ذات کے سوا کوئی پوجا جانے کے لائق نہیں وہ خود معبود ہے دیوتاؤں وغیرہ کا پوجاری نہیں ہو سکتا۔ یہ ویدکے کرتے کی لیاقت کا نقصان ہے کہ وہ بڑے اور چھوٹے اور سب کو سلام بھی کر گزرا مگر یہ نہ بتلایا کہ جن کو میں سلام کرتا ہوں کیا وہ دیوتا ہیں یا پرمیشور یا حیوان یا بندے۔ بڑے پرمیشوروں کو سلام چھوٹے پرمیشوروں کو سلام نوجوان پرمیشوروں کو سلام اور ہم سب پرمیشوروں کو حتے المقدور سلام کرتے ہیں واہ رے دیانند تیری سمجھ تی۔

اس اندھیر نگری سے تنگ ہو کر جب میں نے پھر حق کے لیے جستجو کی۔ تو سکھوں کے گڑھے میں پھنس گیا اور آدگرنتھ صاحب کو اوّل تا آخر خوب غور اور خوض کے ساتھ پڑھا۔ تو اس کو اسلامی تعلیم سے بھرپور پایا۔ سو چند شلوک باوا نانک جی بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں۔

آدگرنتھ شلوک صفحہ ۷۴۳

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تیں سب جگ اُلجیا کون بھلے کون مندے

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک نور پیدا کر کے اس نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا پس پیدائش کی رُوح سے تمام ارواح نوری ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ باوا صاحب آواگون و تناسخ کے ہرگز ہرگز قائل نہ تھے۔ دوم۔ صفحہ ۵۶۵ آدگرنتھ

وید پڑہت برہما موئے چاروں وید کہانی
سادھو کی مہما وید نہ جانی

یعنی برہما بھی وید پڑھ کر مر گیا اور حیات جاودانی حاصل نہ کر سکا۔ چاروں وید سراسر کہانی ہیں اور یاوہ گوئی ہیں۔ پھر

باوا نانک جی صاحب فرماتے ہیں آدگرنتھ صفحہ ۵۴۳ کر

ہندواناں اور مسلمان کاناں دو تاں دہیوں جوگی بایا

اس سے یہ مقصود نہیں کہ مسلمان درحقیقت خدا کی شناخت سے کورے تھے۔ نہیں نہیں ہرگز ہرگز نہیں کیونکہ جس زمانے میں باوا صاحب پیدا ہوئے تھے وہ فیج اعوج کا زمانہ تھا اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اس گئے گزرے وقت میں بھی جب کہ اکثر مسلمان رسم وعادت کے طور پر مسلمان تھے اور اسلام کی حقیقت ان میں نہیں پائی جاتی تھی تاہم اس گئے گزرے وقت میں بھی مسلمان ہندوؤں کی طرح بالکل اندھے نہ تھے لیکن چونکہ بہ سبب بُعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بہت خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں اس واسطے ان کی روشنی گویا نصف باقی رہ گئی تھی۔ تاہم یک چشم والا بینا کہلا سکتا ہے اور یہاں جوگی سے مسلمان صوفی مراد ہیں۔

آہا ہا اس جگہ باوا صاحب کیسے صاف لفظوں میں اسلام کی شہادت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

(ک) کلمہ یاد کرو اور نہ بہا کہو بات۔

نفس ہوائی رکن دین نس سے ہو دیں مات۔

دوئم۔ (لام) لعنت بر سر تہناں جو ترک نماز کریں۔

تہوڑا بہت کھٹیا ہتھوں ہتھ گویں۔

یعنی اُن لوگوں پر لعنت ہے جو نماز کو ترک کریں جو کچھ تہوڑا بہت عمل کیا تھا اس کو دست بدست ضائع کیا۔ ہائے افسوس اگر معلوم ہوتا کہ سکھ صاحبان باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتے اور باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتے اور باوجود سننے کے نہیں سنتے۔ مگر اس میں بھولے بھالے سکھوں کا کیا قصور ہے چنانچہ پنجابی میں مثل مشہور ہے کہ جس لائی گلیں اوسے نال اُٹھ چلی۔ سو ہمارے سکھ بھائیوں کا حال ہے کیونکہ بعد میں باوا گوبند سنگھ صاحب نے اس تعلیم کو دوسرے پہلو میں بدل دیا۔ چنانچہ میں ایک شلوک باوا نانک جی کا اور ایک شلوک باوا گوبند سنگھ جی کا برائے مقابلہ بطور نمونہ کے پیش کرتا ہوں۔ آدگرنتھ میں صفحہ ۵۴۵ باوا نانک جی توحید کی کیا خوب داد دیتے ہیں۔ شلوک۔

دوسر کا ہے سمرئے جمّے تے مرجا

اکو سمر و نانکا جو جل تھل رہیا سما

مگر ساتھ ہی آدگرنتھ میں اسی صفحہ پر گرو گوبند سنگھ صاحب کس دشمنی سے باوا نانک جی کی توحید کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ شلوک۔

اکال پرکھ کے حکم سے تبھی چلا دے پنتھ

سب سکھن کو حکم ہے گرو مانیو گرنتھ

اور پھر باوا نانک جی آدگرنتھ صفحہ ۹۷۲ میں فرماتے ہیں۔ شلوک

ایک بہگارت بھگوان جہہ من پرالی کے ناہیں من

بیہیے ہو کر سوان نانک جا تو تاہیں تن

یعنی جس انسان کے دل میں خدا کی محبت نہیں وہ انسان سور اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ مگر کیسے تعصب تیرا ستیاناش ہو یہ اس گرو کا حکم ہے جس کے چیلوں کا یہ سن بھاتا کہا جاتا ہے جس کو باوا صاحب نے تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکمہ شمار کیا ہے۔ ابھی سکھ صاحبان انصاف آپ کے ہی اوپر چھوڑتے ہیں۔ آپ صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہو کر اور خدا کو حاضر ناظر جان کر بروے انصاف خود ہی نتیجہ نکالیں کہ جو باوا گوبند سنگھ جی نے آپ لوگوں کے دلوں میں ایک مخالفانہ اور منافقانہ جوش پیدا کر دیا ہے وہ کہاں تک تمہارے نجات پانے کا موجب ہو سکتا ہے

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ جیسا کہ مہاتما نانک جیسے صالح آدمی نے اسلام کی شہادت دی ہے تو اس میں کوئی کلام نہیں کہ اگر کوئی سچا مذہب دنیا پر ہے تو **اسلام** ہے۔ پس میں نے خالصہ دھرم کو بھی سلام کیا۔ آج فقط اسلام ہی صفحہ ہستی پر اندرونی اور بیرونی خوبیوں کا ایک ایسا مستقل اور زندہ مذہب ہے جو اپنے صادر من اللہ ہونے پر بڑے بڑے واضح اور قاطع دلائل پیش کر کے حق کے تلاش کرنے والوں کو معقول طور پر تسلی اور اطمینان کرا سکتا ہے اور ذات باری تعالےٰ کو واجب الوجود اور واجب الاطاعت ثابت کر کے اس سے قربت پیدا کرنے کے ڈھنگ اور ان کے نتائج سے طالب صادق کو پورے طور پر شانتی دیتا ہے۔ بالخصوص اس حالت میں جبکہ نادان آریہ کا ویدی ایشور جو کہ بزعم ان کے نہ خالق ہے نہ بااختیار ہے اور باوجود سرو شکتی مان کہلانے کے معطل ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ میسح سے روٹی مانگنے والے اور ہمارے ہوم کے پجاری جو صبح شام مردہ انسانوں سے سہائتا چاہنے والے ہیں صرف دس منٹ کے لئے بے تعصب ہو کر پنتھ پائی کو بالائے طاق رکھ کر (بے تعصب ہو کر) اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر اسلامی نماز کے ساتھ جو اللہ کے نام سے شروع ہو کر اللہ کے نام پر ختم ہوتی ہے اور مومن کو کم از کم پانچ دفعہ روزانہ دربار باری تعالےٰ میں حاضر کر کے عرض معروض پیش کرنے کا موقعہ دیتی ہے اپنی عبادت کا مقابلہ کریں۔ تو میں گمان نہیں کر سکتا کہ وہ متقی ایماندار اور انصاف پرست دل جس میں روز ازل سے توحید کا تخم بویا گیا ہو نظر کرنے کے بعد کبھی توحید الٰہی کی تعلیم سے استغنیٰ اختیار کر سکے۔ معزز حاضرین ہر ایک فرزند دل اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ مذہب کی تبدیلی کرنا کچھ آسان بات نہیں۔ اس کے ثبوت میں یہ کہدینا ہی کافی ہوگا کہ اپنے پیارے مہربان والدین بھائیوں اور بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سے کس چیز نے چھوڑایا گھر کے عیش و آرام سے کس نے محروم کرایا۔ والدین کی ناز و نعمت کو ترک کرنا اور غیروں کے جور و ستم کس نے دکھلائے وہ کون سے بے بہا جواہرات تھے جس کی طمع میں والدین کی درد انگیز آہوں کی کچھ پروا نہ کی گئی وہ کونسا پیارا خزانہ تھا جس کے عوض غیروں کی گالیاں اور طعن بسر و چشم منظور کئے گئے۔ وہ کونسا امولک رتن تھا۔ جس کی خاطر جو نہایت پیارے تھے وہ نہایت خطرناک دشمن بن گئے۔ صرف صراط مستقیم یا (کیول ست مارگ کی خاطر) مگر معلوم اسی کو ہوتی ہے جس کے دل پر گزرتی ہے یا وردوں کے لئے تو کہانی ہوتی ہے۔ نیز ہم نے پہلے تمام نفع نقصان کا اندازہ لگا لیا تھا۔ اور بعد میں حلقۂ اسلام میں پاؤں رکھا اور اب تو یہ حالت ہے۔

بیٹھے ہیں تیرے در پہ تو کچھ کر کے اُٹھیں گے

یا وصل ہی ہو جائے گا یا مر کے اُٹھیں گے

ویسے تو باوا صاحب کی تعلیم سے ہی میرے دل کو پوری پوری شانتی ہو گئی تھی مگر ماسٹر صاحب عبدالرحمٰن نومسلم کے اختیار الاسلام نے ٹھیک میرے لئے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔

میں ہوں آپ کا سیوک

محمد یوسف مدرس مدرسہ پشین سابق (سورن سنگھ برہمچاری)

---

## کارخانہ بقائے نسل انسانی

### بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط و کتابت کر کے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اسٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوائے کر کیا جاوے گا۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

## لاکھ شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبد الحی کو دیا ہے۔

## لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبد الحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے۔ میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی مادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بھی قلیل ہے۔

مرزا غلام احمد

قیمت عہ

## ضیاء الاسلام

اگر اب تک آپ نے ملاحظہ نہ فرمایا ہو تو نمونہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اس میں محاسن اسلام کے متعلق ایسے زبردست فلسفیانہ مضامین ہوتے ہیں جن کے ملاحظہ کے بعد نہ تو مخالفین کی تحریرات سے کوئی مسلمان متاثر ہو سکتا ہے اور نہ مخالفوں کو ہی اس کے جواب کی ہمت ہو سکتی ہے۔ اس کے مقاصد یہ ہیں کہ مغربی سائنس اور جدید فلسفہ کے جو اعتراض اسلام پر ہو رہے ہیں انکی تردید نہایت متانت اور عقلی دلائل سے کرنا اور اسی سائنس و فلسفہ سے صداقت اسلام ثابت کرنا آریہ اور عیسائی حضرات کے بیہودہ الزامات کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی نہایت ہی مہذب اور متین پیرایہ میں دور کرنا اسلام کی برکت اور جملہ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت کو ثابت کرنا سلف صالحین کے حالات نے نظم میں نئی روح پھونکنا آخری حصہ میں علم دوست حضرات کی دلچسپی کے واسطے اخلاق تمدن، تاریخ، معاشرت، صنعت حرفت کے مضامین لکھنا غرضیکہ یہ رسالہ ہر حیثیت سے قابل قدر ہے ہر عربی مہینہ کی ٹھیک پندرہ تاریخ کو خواہ ۵۰ یا ۱۰۰ صفحہ کے حجم کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ۲ طلباء و واعظین سے ۱ معہ محصولڈاک پیشگی پورا چندہ ادا کرنیوالے حضرات کو تاریخ جنگ روس و جاپان ہر دو حصہ قیمتی عہ مفت۔

المشتہر

مینجر ضیاء الاسلام مراد آباد

---

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسیٰ جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج۔ پچاس روپیہ انعام اس صاحب کو دئے جاوینگے جو ہمارے نمک موسیٰ کو معدہ کے کسی مرض کے غیر مفید ثابت کرے ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہئے نمک موسیٰ جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسیٰ کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر

---

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اسکا ایڈیٹوریل اشاعت اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اس لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیوں کہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے کند نہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۔ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

## بجلی کے ذریعہ نامرد اور سست کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتھوں سے ضائع کر کے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس برے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گھر بار چھوڑ کر نکل جاتے ہیں اس برے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل و دماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بھی کمزور ہو جاتے ہیں دل دھڑکنے لگ جاتا ہے، بصارت اور خون کی پیدائش گھٹ جاتی ہے منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگھیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت کو دیکھکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے۔ پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گھس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بھی وہی بجلی ولائیت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کر کے بھیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پھر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بھی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بھی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی نہ رہے اور مرض دور ہو۔ مکمل برقی سٹ جس میں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے اکی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے تین روپیہ پانچ آنہ معہ محصول درخواست آنے فہرست مفت

## ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

### فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کیوں کہ ان میں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد کونین ڈامیانہ۔ کوکا نکس وامیکا سونا فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام سرعت رقت ضعف باہ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے۔ ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے۔ جس پر لکھا ہوا ہے۔ میڈ ان انگلینڈ۔ تاکہ کسی کو دھوکہ نہ ہو۔ قیمت فی بکس ۴۴ گولی عہ معہ محصولڈاک

مذکورہ بالا ادویات طلب کرنیکا پتہ۔ مینجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گوجرات

---

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس و بیلنہ آہنی مستریاں مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
صندوقچہ طبیب خانہ
جس میں ہر عمر اور حالت کے انسان کی صحت بحال رکھنے اور ڈیڑھ دو سو بیماریوں کے علاج کے لئے ایسی نادر اور عجیب و غریب یونانی اور انگریزی ادویہ موجود ہیں جن کے بینظیر طور پر موثر کارگر اور سریع التاثیر ہونے کو تمام فاضل اطبا بیک زبان تسلیم کرتے ہیں سفر میں اور حضر میں کسی طبیب کی محتاجی کے بغیر اپنا اور اپنے گھر کا اپنے متعلقین اور غربا کا علاج آپ ہی کر لو تندرستی کی تندرستی اور آرام کا آرام - یہ ایک بینظیر ایجاد ہے اور اس کی ہر ایک عیالدار انسان کو سخت ضرورت ہے - یہ صندوقچے ولایتی بکسوں کی طرح خوبصورت مضبوط اور اعلےٰ قسم کے طیار کئے گئے ہیں - ایک کتاب ترکیب استعمال ادویہ جس کا نام کتاب طبیب خانہ ہے اس کے ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا انسان بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اس لئے اس صندوقچے کا ہر ایک عیالدار کے پاس ہر حالت میں ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ یہ بکس امراض کے علاج کا ایسا طبیب حاذق ہے جو دوسرے معالج سے بے پرواہ کر دیتا ہے جس کے پاس یہ بکس موجود ہو وہ بغیر حاجت کسی دوسرے حکیم کے بیماریوں کا کاری علاج آپ کر سکتا ہے - مریض کا رفیق و مونس درد مند کا سہارا اندھیا کا چارہ ہے تو یہ بکس ہے آپکے لئے حافظ صحت آپ کے عیال کی صحت کا بیمہ تو کیا بلکہ ایک خاصہ گھر کا دوائی خانہ ہے گھر میں ایک حکیم حاذق سفر میں حکیم در بغل اور رفیق صحت ہے اس صندوقچے کی موجودگی جہاں ایک طرف معمولی امراض میں دوڑ دھوپ اور حکیم طبیب ڈاکٹر کی تلاش اور ادویات کی بہم رسانی کے تردد خرچ اور تفکر سے مطلق بے پرواہ کر دیتی ہے وہاں دوسری طرف وقت پر کسی لائق معالج اور معتبر دوائی کے دستیاب نہ ہو سکنے کی وجہ سے زندگی کے تلف ہو جانے یا کم از کم تکلیف میں بڑھنے کا جو احتمال اور بیماری کے بڑھنے کا جو خطرہ ہوتا ہے وہ بھی دور ہو جاتا ہے جتنی ادویہ ہر ایک گھر میں ہر دم رکھنے اور سفر میں ساتھ لے جانے کے قابل ہیں وہ سب اس صندوقچے میں موجود ہیں جب کسی وقت اپنے گھر میں یا اپنے کسی رشتہ دار کے ہاں یا کسی اپنے غریب ہمسایہ کو کسی مرض نے گھیرا ہو تو فوراً اطلاع پاتے ہی آپ اس (صندوقچہ) کو کھولیں اور کتاب ترکیب پڑھیں پھر مرض موجودہ کے لئے جو دوا آپ کو اس بکس میں ملے اس کو ترکیب مندرجہ کے مطابق استعمال کریں - خدا چاہے تو خلاصی حاصل ہوگی نہ عطار کے پاس جائیں اور نہ طبیب کا در کھٹکھٹائیں اس طرح سے کم استطاعتوں کی امداد ہوگی اور اپنی وقت بے وقت مرض سے رہائی - اس سے بڑھ کر فیاضی اور خیرات اور کیا ہو سکتی ہے کوئی عقلمند گھر اس سے خالی نہ رہے - کوئی مسافر بغیر اس کے سفر کو نہ جائے
پانچ روپیہ میں حکیم حاذق
یعنی عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویہ
نام
مقام
ڈاکخانہ
ضلع
حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور (نولکھا)

یا حفیظ یا باقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میرے ہادی و مرشد

# حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

## نیز کل اہل دل

## مخلص احباب کی خدمت میں درخواست

ایک ثابت شدہ امر حق کو محض لالچ ۔ حسد ۔ اور بے ایمانی سے مشتبہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

آپ صاحبان دعا فرماویں ۔ کہ قادر خدا ۔ علیم بذات الصدور خدا حق کا بول بالا کرے ۔ اور حق کے مخالف باطل کو نیست و نابود کرے ۔

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی ۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا ۔ کارخانہ رفیق الصحت ۔ حویلی کابلی مل ۔ ڈبی بازار ۔ لاہور

( بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا )